# اشاعۃ السنۃ النبویۃ

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

## نمبر اول و دوم

ضمیمہ متضمن مسائل [illegible]

بابت ماہ ربیع الاول [illegible] سنہ [illegible] مطابق ماہ [illegible]

### شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

| نمبر | اقسام قیمت | تفصیل خریداران بتشریح مرتب | قیمت سالانہ (بابت سالانہ) | قیمت سالانہ (پیشگی) |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | اعلیٰ قیمت | اسلامی ریاستوں کے نواب اور رئیس۔ | [illegible] | [illegible] |
| ۲ | خاص قیمت | گورنمنٹ انگریزی کے معزز عہدہ داران گورنمنٹ و عمارہ اغنیاء و لائبریری دہلوی [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۳ | عام قیمت | متوسط الوسعت۔ | [illegible] | [illegible] |
| ۴ | رعایتی قیمت | کم وسعت [illegible] زیادہ آمدنی نہ ہو [illegible] سالانہ پیشگی [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ۵ | لاقیمت | بے وسعت [illegible] آسانی [illegible] اگر طلبت کہیں اور اشاعت کریں | [illegible] | [illegible] |

## مصباح الادلہ

[illegible] اب [illegible] سے لئے جاتے [illegible] اور [illegible]

شاید اب دوسری جگہ نہیں [illegible]

قیمت [illegible] رسالہ [illegible]

## تحفۃ القارئین

[illegible]

قیمت [illegible]

## اشتہار

رسالہ منح الباری [illegible]

[illegible]

## اشتہار

[illegible]

# فہرست بعض مطالب جلد ششم اشاعۃ السنہ

Checked


| صفحہ | نمبر | مطالب | مطالب | نمبر | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| ۲ | ۱ | کیفیت اجرائے اشاعۃ السنۃ ...... | مخالف شرع کا لائق بیعت ہونا ...... | 〃 | ۴۱ |
| ۵ | 〃 | اشاعۃ السنۃ پر لوگوں کے اعتراضوں کے جوابات ... | شیخ عبد القادر جیلانی کے قول سے شہادت | 〃 | ۴۲ |
| ۱۱ | 〃 | رسالہ کا ایک کمیٹی سے منتقل ہونا ...... | مخالف شرع کے خوارق عادت کا بے اعتبار ہونا | ۲ | ۴۴ |
| ۱۱ و ۱۲ | 〃 | حساب جمع خرچ اشاعۃ السنۃ [illegible] ... | ان زیادہ تیوں کا حکم ...... | 〃 | ۴۵ |
| ۱۳ | 〃 | قرآن کی اخلاقی تعلیم بمقابلہ انجیل ...... | اصل بیعت کا ثبوت ...... | 〃 | ۴۶ |
| 〃 | 〃 | عیسائیوں کی مجوزہ کفارہ پر بحث ...... | اسمیں عمومی نسخ و خصوصیت کا جواب ...... | 〃 | ۴۸ |
| ۱۵ | 〃 | خدا تعالی جسیم مجسم نہیں ہے ...... | اصل عدم خصوصیت و عدم نسخ ہے ...... | 〃 | ۴۹ |
| ۱۸ | 〃 | قرآن میں اخلاقی تعلیم کا ثبوت ...... | اس بیعت کا زمانہ صحابہ و تابعین میں رواج نہ پکڑنا | | |
| ۲۳ | 〃 | مذہبی لقب حنفی شافعی کہلانے میں اختلاف ... | جواب ...... | 〃 | ۵۰ |
| ۲۴ | 〃 | ائمہ کی حنفی کہلانے کی وجہ ...... | امام شافعی کا قول کہ لوگوں کے قول سے حدیث متروک نہ ہوگی ...... | 〃 | 〃 |
| ۲۵ و ۲۶ | 〃 ۱۲ | امام طحاوی قفال و ابو یحیی وغیرہ کا مقلد نہ ہونا ... | | | |
| | | شیخ ابن الہمام کا بعض مسائل میں مقلد نہ ہونا ... | تمام لوگ حدیث کو متروک کر دیں تو بھی وہ متروک نہ ہوگی | 〃 | ۵۱ |
| ۲۶ | 〃 | مولوی عبد الحی صاحب کا حنفی کہلانا بھی نسبت خیال ... | حدیث مخالف اجماع کے متروک ہونیکا جواب ... | 〃 | 〃 |
| ۲۷ | 〃 | اہل حدیث کے محمدی کہلانیکی وجہ ...... | امام احمد کے فتوی کے اصول ...... | 〃 | ۵۲ |
| ۲۸ | 〃 | بعض ائمہ وغیرہ محدثین کا محمدی کہلانا ... | ادعائی اجماعوں کی تکذیب ...... | ۵ | 〃 |
| ۲۹ | 〃 | مذہب کے معنی لغوی و اصطلاحی اور دین کو ... | عدم نقل کے معتبر ہونے کا جواب ...... | ۵ | ۵۴ |
| 〃 | ۲〃 | مذہب کہنے کی وجہ صحت ...... | احکام شرعیہ تبدل اسباب سے نہیں بدلتی ... | 〃 | ۵۵ |
| 〃 | 〃 | اماموں کا حدیث کو مذہب کہنا ...... | نماز روزہ بھی عارضی شناعت سے خالی نہیں | 〃 | ۵۶ |
| ۳۳ | 〃 | مولوی اسمعیل شہید کا اسباب میں قول ... | حضرت عائشہ کا عورتوں کو مسجد جانے سے ...... | 〃 | ۵۷ |
| ۳۴ | 〃 | پیری مریدی ... اہل اسلام کا اختلاف ... | [illegible] | 〃 | ۵۸ |
| 〃 | 〃 | پنجاب کے فرقہ اہل حدیث ... کا اختلاف ... | [illegible] ثابت نہیں ہوتا ...... | 〃 | ۵۹ |
| ۳۶ | 〃 | اسباب میں عام اہل اسلام کی زیادہ تیوں کا بیان ... | مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب ... تاریخ بیعت | 〃 | ۶۱ |
| ۳۸ | 〃 | پیر کا محرم مرید عورت ہونا ...... | [illegible] | 〃 | ۶۲ |

| صفحہ | [illegible] | مطالب |
| --- | --- | --- |
| ۸۰ | 〃 | انکا بیعت خلافت کو بیعت توبہ قرار دینا ........ |
| ۸۱ | 〃 | قصۂ بیعت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ........ |
| ۸۲ | 〃 | قصۂ بیعت عثمان غنی رضی اللہ عنہ |
| ۹۰ | ۳ | بیعت طریقت و بیعت خلافت میں فرق |
| ۹۵ | ۴ | نواب صاحب بھوپال و رسائل کی تالیفات ...... |
| ۹۶ | 〃 | [illegible] کی نکتہ چینی کا جواب ...... |
| ۹۷ | 〃 | نواب صاحب کی تالیفات میں کہیں بھی مناظرہ نہیں ہوتا ... |
| ۹۸ | 〃 | مذہب [illegible] کا خبث ہے ........ |
| ۱۰۲ | 〃 | نواب صاحب کی تالیفات کی فہرست ...... |
| ۱۰۴ | 〃 | ترجمان وہابیہ پر ریویو ........ |
| ۱۰۹ | 〃 | پیری مریدی کی نسبت فیصلہ پر فریقین کا اتفاق |
| ۱۱۳ | 〃 | پیر کے افضل ہونیکی شرط پر بحث ........ |
| ۱۱۳ | ۵ | |
| ۱۱۶ | ۴ | بیعت حرمت کے سوا [illegible] ہوجاتا ہے ... |
| ۱۲۱ | ۵ | |
| ۱۱۷ | ۴ | سید [illegible] کی تقلید اور حدیث کے علما ........ |
| ۱۲۰ | 〃 | ایک [illegible] متضمن غیبت [illegible] ...... |
| ۱۲۲ | 〃 | بلحاظ [illegible] متضمن [illegible] |
| ۱۲۴ | 〃 | گورنمنٹ کس سمجھ کر [illegible] |
| ۱۲۹ | 〃 | [illegible] کا دوسرا افترا ... |
| ۱۳۱ | 〃 | صاحب کمشنر دہلی کا سابق فیصلہ |
| ۱۳۲ | 〃 | اہل تقلید کا جعلی خط متضمن چند افترا ...... |
| ۱۳۴ | 〃 | [illegible] مخالف فیصلہ کمشنری ...... |
| ۱۳۵ | 〃 | اسکے فساد کا علاج ........ |
| ۱۳۶ | 〃 | [illegible] کی شرح ........ |
| ۱۴۰ | 〃 | [illegible] |
| ۱۴۳ | ۶ | [illegible] ........ |



| صفحہ | [illegible] | مطالب |
| --- | --- | --- |
| ۱۵۱ | ۵ | ذکر [illegible] بھوپال کی جانب [illegible] |
| ۱۵۴ | ۶ | [illegible] اصلاح کرتے ہیں ...... |
| ۱۵۵ | 〃 | [illegible] ہندوستان میں [illegible] نہیں ...... |
| ۱۵۹ | 〃 | تصویر [illegible] کا جواب ........ |
| ۱۶۱ | 〃 | بقیہ پیری مریدی ........ |
| 〃 | 〃 | [illegible] بے دلیل ہے ...... |
| ۱۶۳ | 〃 | [illegible] میں بحث ...... |
| ۱۶۵ | 〃 | [illegible] طلاق پر بحث ...... |
| ۱۶۹ | 〃 | [illegible] کی ممانعت |
| 〃 | 〃 | وضو کے بعد دو رکعت پڑھنے کا ثبوت ...... |
| ۱۷۰ | 〃 | آنحضرت صلعم سے نماز اشراق کا ثبوت ...... |
| ۱۷۲ | 〃 | مخالفین کے دلائل کا جواب ...... |
| ۱۷۳ | 〃 | وہ عیوب جسکو وہ خود بدعت کہتے ہیں ... |
| ۱۷۴ | 〃 | بعد نماز دعا میں ہاتھ اٹھانا ...... |
| ۱۷۶ | | بقیہ ریویو ترجمان وہابیہ و نواب صاحب بھوپال [illegible] کا جنگ مصر کے موقع پر گورنمنٹ کی معاونت کو مستعد ہونا |
| ۱۷۷ | 〃 | ........ |
| ۱۷۷ | 〃 | سابق [illegible] میں خیر خواہی |
| ۱۷۸ | 〃 | ہندوستان میں کوئی وہابی نہیں ... |
| ۱۷۹ | 〃 | وہابیان نجد کی تاریخ (۱) محمد بن سعود کا حال |
| ۱۸۱ | 〃 | (۲) عبدالعزیز بن محمد کا حال ...... |
| ۱۸۴ | 〃 | (۳) سعود بن عبدالعزیز کا حال ...... |
| ۱۸۶ | ۵ | (۴) عبداللہ بن سعود کا [illegible] |
| ۲۰۵ | ۷ | (۵) محمد بن عبدالوہاب کا حال ...... |
| ۲۹۰ | 〃 | ترکی [illegible] ........ |


[illegible] صفحہ ۸۰ [illegible] صفحہ ۱۵۰ [illegible] کیا گیا ۔

| نمبر صفحہ | نمبر سطر | مطالب |
|---|---|---|
| ۲۶۹ | ″ | معیار الحق میں امور کے مناقب ........ |
| ۲۷۱ | ۹ | مولوی وکیل احمد صاحب سکندرپوری وغیرہ انشاء سوالات ..... |
| ۲۷۲ | ۱۱ | رکھنے کی درخواست .................. |
| ۲۷۳ | ۹ | مسٹر قیصری کی غلطی و کرٹی کا ایک عبارت انعام کا جواب ... |
| ″ | ″ | جواب اعتراض پنجم جسکو رسالہ میں نمبر ۲ لکھا گیا ہے ... |
| ۲۷۶ | ″ | ابیات جو ذوالقرنین کی شمشیر اثبات ...... |
| ۲۷۶ | ″ | نعت و تحمید .................. |
| ۲۷۷ | ″ | ازالۃ الخفا سے اسکی تائید .............. |
| ۲۸۱ | ″ | غلطی اُسکی کہ مجتہد ہونا باطل نہیں ہوتا جیسا کہ .. |
| ″ | ″ | اجتہادی غلطیوں سے مجتہد ہونا باطل نہیں ہوتا ... |
| ۲۸۳ | ″ | جواب اعتراض سوم .................. |
| ۲۸۶ | ۱۰ | جواب اعتراض ششم جسکو نمبر ۳ لکھا گیا ہے ...... |
| ۲۸۷ | ″ | اہلحدیث کا مسئلہ جہاد کی نسبت اعتقاد ...... |
| ۲۸۸ | ″ | اہل تقلید کا مسئلہ اختلاف اور بعض مصنفین حدیث کے خیال |
| ۲۹۱ | ″ | مصنف ترجمہ کا ذاتی تعصب فساد و انکی تردید کا بیان .... |
| ۲۹۲ | ″ | سلطان روم کے معاونت کی نسبت اہلحدیث کا خیال و عمل |
| ۲۹۳ | ″ | جنگی شہنشاہی کی نسبت خیرخواہی اہلحدیث کی نذیر حسین صاحب بحق گورنمنٹ ............ |
| ۲۹۵ | ″ | حالات حج مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی ... |
| ۳۱۱ | ″ | نقل خط جناب گورنمنٹ متعلق مولانا ممدوح ... |
| ۳۱۳ | ″ | اہل جنابات کرام ملاقات کی نسبت خلافت عباسی ... |
| ۳۱۴ | ″ | انکی عدم حقیت پر عقلی دلائل ........ |
| ″ | ″ | (۱) انگریزی بیانات کا باہم اختلاف تعارض ... |
| ۳۱۶ | ″ | (۲) حق ... گورنمنٹ کے مخالف ہونا ... |

| نمبر صفحہ | نمبر سطر | مطالب |
|---|---|---|
| ۳۲۳ | ″ | (۳) انکو مباررت سے اخبارات کا جعلی ہونا ... |
| ۳۲۹ | ″ | مخالفین سے فوٹوگراف اصل تحریر کا مطالبہ |
| ۳۳۲ | ″ | اپنا اور مخالفین کے بیانات کے نتائج ..... |
| ۳۳۶ | ″ | تذکرہ معتبر میں اہلحدیث کی حفظ و امن کی تجویز |
| ۳۴۰ | ″ | ایڈیٹروں اور مولویوں سے استفتا کہ اہل حدیث کعبہ کے مستحق ہیں یا نہیں ............ |
| ۳۴۴ | ″ | تتمہ جواب اعتراض سوم جس میں مولوی وکیل احمد کے خطا اول کا جواب ہے .......... |
| ۳۴۵ | ″ | محمد بن عبد الوہاب نجدی کی تکفیر مسلمانان پر انکار |
| ۳۴۷ | ″ | عدم تکفیر مرتکب بعض امور کفریہ ........ |
| ۳۵۰ | ۱۲ | مسئلہ خلافت اور سلطان روم والا مقام |
| ۳۵۱ | ″ | انکی سیر و سیاحت میں لوگوں کا اختلاف |
| ۳۵۲ | ″ | انکے مختلف مقامات میں سپیچیں اور لکچر ... |
| ۳۵۵ | ″ | لندن اور پیرس میں طالب علموں کیلئے خطرہ ہے |
| ۳۶۲ | ″ | انکی سپیچوں کے نتائج ........ |
| ۳۶۳ | ″ | مسلمانوں کیلئے انگریزی کی تحصیل ضرورت اسکا محل |
| ۳۶۴ | ″ | ابھی سیف کا وقت نہیں ملا ........ |
| | | علیگڑھ کالج کے معاونوں سے خطاب ایکے |
| ۳۶۷ | ″ | تین نقصانوں کا بیان ........ |
| ۳۶۸ | ″ | (۱) مذہبی تعلیم کا کمزور ہونا ........ |
| ۳۷۰ | ″ | (۲) انکو معاشرت میں یورپ کی تقلید کرنا |
| ۳۷۱ | ″ | انکو طالب العلموں کا قبل پختگی عقائد یورپ بھیجنا |
| ۳۷۵ | ″ | قریشی ہونا خلافت کی شرط ہے ........ |
| ۳۸۰ | ″ | اسکی سلطنت ترکیہ کا سلطان میں پایا جانا |

| نمبر صفحہ | نمبر پرچہ | مطالب |
|---|---|---|
| ١٩٢ | ٥ | ہر سال فیصدی آدمی مسلمان کم ہوتے ہیں ... |
| ١٩٣ | ″ | علمائے عرب کے بیجا سوالات نسبت مولانا نذیر حسین ... |
| ١٩٦ | ″ | مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب کا مفصل ان سوالات کا انکار ... |
| ١٩٧ | ″ | حسن عقیدت محدثین پنجاب بائمہ مجتہدین ... |
| ″ | ″ | کتاب جامع الشواہد و رسالہ نجات اہلسنت کی شہادت ... |
| ١٩٩ | ″ | بعض ائمہ سے بعض احادیث متروک ہونیکے اسباب ... |
| ٢٠١ | ″ | طعن لکھنے سے انکار روایت ... |
| ٢٠١ | ″ | امام ابوحنیفہ کے فضائل ... |
|  | ″ | خط موافقانہ ایڈیٹر شحنۂ ہند متضمن تحسین امام |
|  | ″ | بقیہ ریویو ترجمان وہابیہ ... |
| ٢٠٧ | ″ | اہل حدیث میں آثار تجدید کا پایا جانا اور انکا وہابی ہونا |
| ٢٠٩ | ″ | نواب صاحب پر وہابیت کی تہمت کا ازالہ ... |
| ٢١٠ | ″ | سید کو سوا ہیں وہابی مذہب رائج نہیں پایا ... |
| ٢١١ | ″ | مسلمانان ہند کا نام وہابی فضل رسول نے رکھا ہے |
| ٢١٢ | ″ | سید احمد خان کے قول سے شہادت ... |
| ٢١٣ | ″ | ایضاً شاہ صاحب مرحوم بھی وہابی نہ تھے ... |
| ٢١٥ | ″ | تقویۃ الایمان و صراط المستقیم میں جہاد کی ترغیب نہیں ... |
| ٢١٩ | ″ | کتاب جامع الشواہد کو گورنمنٹ سے تعلق ... |
| ٢٢٢ | ٨ | مسلمانوں کی خوفناک حالات اور انکے مناظرات ... |
| ٢٢٣ | ″ | کلام الٰہی کے جھوٹوں کے جواب میں چار |
| ٢٣٠ | ″ | رسائل کا خلاصہ ... |
| ٢٣٢ | ″ | گروہ اہلحدیث کو اسے جہاں غلطی ہے ... |
| ٢٣٣ | ″ | مسلمانوں کی لیڈران علمائے کرام ... |
| ٢٣٣ | ″ | ایڈیٹر اخبار شحنۂ قیصری کی اہلحدیث سے ... |

| نمبر صفحہ | نمبر پرچہ | مطالب |
|---|---|---|
| ٢٣٣ | ″ | (١) خاکسار مؤلف رسالہ پر توہین امام کا الزام ... |
| ٢٣٥ | ″ | (٢) تذکرہ صاحب پر مقابلہ کے جھوٹ کرنیکا |
| ″ | ″ | الزام اور اسکا جواب ... |
| ٢٣٥ | ″ | (٣) مولانا سید نذیر حسین صاحب کے نسبت بیجا سوالات |
| ″ | ″ | علمائے مکی کے تشہیر ... |
| ٢٣٦ | ″ | (٤) امام صاحب کی تحقیق میں الفاظ توہین شدید کا الزام |
| ٢٣٦ | ″ | (٥) نواب صاحب تشبیہ بلی کو مجدد کہنے پر اعتراض ... |
| ″ | ″ | (٦) مولوی سید نذیر حسین کے معاصرین مولانا ... کی تشہیر |
| ٢٣٨ | ″ | ایڈیٹر اخبار نیر الانوار و مظہر العجائب وغیرہ کی بیجا چالیں |
| ٢٤٠ | ″ | ایڈیٹر صاحب کا تعجب اور انکے دعوے لفظ مدعی کا ابطال |
| ٢٤٢ | ″ | ایڈیٹر شحنۂ قیصری کی سابق اعترافات مخالف اعتراضات |
| ٢٤٥ | ″ | مسلمانوں کی اتفاق و اتحاد بذریعہ مجالس ... مساوی حق |
| ٢٤٨ | ″ | اہل تقلید کیطرف سے اہلحدیث کے قتل کا فتویٰ |
| ٢٥٠ | ″ | جوابات شحنۂ قیصری جواب اعتراض اول چہارم ... |
| ٢٥٢ | ″ | لفظ وقعت حدیث بطور توہین استعمال نہیں ہوا ... |
| ٢٥٣ | ٩ | اشتہار پیر شحنۂ قیصری کی شہادت ... |
| ٢٥٥ | ″ | امام شعرانی کی شہادت ... |
| ٢٥٧ | ″ | مولوی عبدالحی صاحب کی شہادت ... |
| ٢٥٨ | ″ | نواب صاحب بھوپال کی کتاب جامع الشواہد سے شہادت |
| ٢٦١ | ″ | جریدہ روزگار کا محاکمہ کہ اہلحدیث میں تقلید نہیں ... |
| ٢٦٣ | ″ | تتمۂ باب دوم جس میں ... رسالہ ... کا جواب ہے |
| ٢٦٣ | ″ | اقسام توہین ... کا بیان ... |
| ٢٦٥ | ″ | ریاستوں کا اہلحدیث کی طرف ... جانا ... |
| ٢٦٦ | ″ | نکتہ چینی میں شحنہ اور ایڈیٹر ... کے قول سے شہادت |
| ٢٦٨ | ″ | امام طحاوی کا امام ابوحنیفہ پر معترض ہونا ... |

ہیں سودمند ہیں اور اہل اسلام کا انمین دینی فایدہ نہین ہے۔ ایسا کہین تو براہ مہربانی یہ بھی ہم کو بتا دین کہ انکے مقابلہ مین اور کونسی کتابین سودمند ہین جنسے مسلمانون کو دینی فایدہ پہونچا ہے کتب مولفہ نواب صاحب کا موازنہ و مقابلہ کیا جاوے گا۔ اور عام مسلمانون کو انکے مقابلہ مین انکا مفید و غیر مفید ہونے کا بتا یا جاویگا۔

بالجملہ چونکہ مولوی صاحب نے نواب صاحب کی تالیفات کی نسبت کہا ہے اسکو صحت و نفس الامر سے کچھ بھی تعلق نہین ہے ہم امید کرتے ہین کہ مولوی صاحب اس رائے کو واپس کرینگے بشرطیکہ جرأت و حق پرستی حاصل ہو تو بشرط نظر ثانی تو ضرور کرینگے۔

(باقی آیندہ)

## ریویو
## ترجمان وہابیہ
### پر

یہ کتاب بفصاحت نصاب نواب صاحب بہوپال کی تصنیف ہے اسمین نواب صاحب ممدوح نے زمرۂ اہلحدیث رعایا گورنمنٹ انگلشیہ سے جو وہابیت سے متہم ہین کمال ہمدردی کی ہے اور یہ بات ثابت کردی ہے کہ اہلحدیث ہندوستان پر نہ مذہبی اور لغوی معنے وہابیت (عبدالوہاب نجدی کا دین مین پیرو ہونا) اپر صادق آسکتے ہین۔ اور نہ پولیٹکل معنے (سرکار انگلشیہ کا باغی ہونا) انمین پائے جاتے ہین ۔ مذہب مین تو وہ کتاب وسنت کے پیرو اور اسکی طرف منسوب ہین جہان سب مذاہب کا سلسلہ منتہی ہوتا ہے

اطاعت و عدم بغاوت سلطنت مین وہ ایسے پکے و ثابت قدم ہین کہ مسلمانون بلکہ کسی مذہب مین کوئی فرقہ یا شخص اس اطاعت مین انکے برابر نہین۔ کیا تعجب وہ لوگ بغاوت گورنمنٹ جسکے زیر حکومت مین بامن اوقات بسر کرتے ہون بحکم

نصوص قرآن و حدیث حرام جانتے ہین اور اس اعتقاد کو اپنے مذہب کا جزو سمجھتے ہین اور یہ بات انکے سوائے کسی فرقہ اسلامی یا غیر اسلامی مین پائی نہین جاتی ہے ۔ گو بغاوت گورنمنٹ سب کے نزدیک جرم و ناجائز امر ہے ۔ ان لوگون کو وہابی (یعنے لغوی و مذہبی خواہ یعنے پولیٹکل و سرکاری) کہنا ان ہی لوگونکا کام ہے جنکو خود اصل مذہب (کتاب و سنت) کی پابندی اور سلطنت کی خیر خواہی حاصل نہین ہے۔ اس کتاب مین ایک دیباچہ ایک مقدمہ چند فصول اور ایک خاتمہ ہے ہم اسکے دیباچہ کو اس مقام مین بعینہٖ نقل کرتا اور باقی کا ماحصل بیان کرتا اس غرض سے مناسب جانتے ہین کہ اس کتاب کی خوبی بحکم مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید ۔ خود وہی سے ظاہر ہو ۔ جناب ممدوح شروع دیباچہ مین فرماتے ہین ۔

خدا کا نام بھی نام خدا کیا راحت جان ہے
عصائے پیر ہے تیغ جوان ہے حرز طفلان ہے

ہوائے نعت آنحضرت دل بیتاب الفت ہے
چراغ معرفت ہر چشم جان ہر جان ایمان ہے

رسول ہاشمی کے گیسوئے مشکین پہ قربان ہو
کہ صبح فیض ابر شام ہدایت سے نمایان ہے

مسلمانون کی نظرین فرق سنت کا افسر ہے
دل دانش ہے نجم سعد ہر مہر تابان ہے

محبت آل و اصحاب نبی کی بیخ ہو ولیکن
ہر اک ہر ایک رہبر ہی ہو ہادی دین ہے نور عرفان ہے

نجات ابرار کی روز قیامت عدل سے ہوگی
گنہگاری ہماری سعی بخشش کا سامان ہے

گدا کو چاہ رحمت فدائے شاہد سنت
تابندہ امیر الملک صدیق الحسن خان ہے

مصنف صاحب مجھکو کچھ ضرورت اس امر کی نہ تھی کہ مین یہ رسالہ لکھون اسلیے کہ جو بحث مذہبی مسلمانان ہند مین ایک مدت دراز سے بابت ، او رسم مذہب وہابی سے جاتی ہے اوسکی دھوم دھام خاص بالک میان دوآب ہی مین رہی نہین بلکہ اوسکا جزو ہے شمال ہند مین پایا جاتا ہے گیا خصوصاً ریاستہائے ہند و مستند فی ہین کہ اہل سنت

ہمیشہ ایسے حالات سے ابتک غافل و ناآگاہ ہین لیکن چند روز سے کہ ایک ملک کے
آدمی اچھے بُرے دور دور سے دوسرے ملک مین آنے لگے تو وہ کاریگری اونکی
کچھ کچھ اسجگہ بھی ظاہر ہونے لگی اور نئی نئی بول چال سے تانے تانے لقب مذہبی بناکر
جب سیدھے سادے مسلمان کو چاہا گمراہ کرا اپنے مطلب کے واسطے بدنام کرنے
لگے بھوپال کی رعیت اکثر ہندو ہے تھوڑے مسلمان جو شہر مین رہتے ہین
ویسی ہی حرفت پیشہ دیسی او نمین اونچ نیچ ہے بہت زیادہ پڑھے بہت کم ہین وہ دنیا ہی
کی شدید نوکری چاکری کے لئے جانتے ہین مذہبی بحث سے ناواقف و جاہل ہین چنانچہ
یہی حال ہے کہ کبھی مباحثہ مذہبی تقریراً تحریراً اس جگہہ نہین ہوا اور نہ کبھی کوئی کتاب
یا رسالہ کسی شخص نے کسی مذہب کے رد مین لکھا کوئی مذہب کیون نہو زمانہ ریاست
بھوپال کو ہمیشہ آزادگی مذاہب مین کوشش رہی جو خاص منشا گورنمنٹ انڈیا کا
ہے عیسی بدین خود موسے بدین خود لیکن چند سال سے بعض نو دولتان جو اندرونی
متوسل ریاست نے جنکو خاص میرے سبب سے کسیقدر عروج حاصل ہوا
اور محسن کشی اونکا پیشہ آبائی ہے بقول اسکے ۔

شوربختان بآرزو خواہند ۔ مقبلان را زوال دولت و جاہ
گر نبیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

مخبری وہابیت نسبت ریاست بڑے زور و شور سے کرکے حکام بالا دست کا
ناخوش کرنا مجھسے اپنی مطلب برآری کو چاہا چنانچہ ہنوز اسی خیال باطل مین
دیوانے ہو رہے ہین اور جابجا عرضی زمنی بذریعہ ڈاکخانہ بھیجے رہتے ہین
اور طرح طرح کے مضامین نئے نئے قالب مین تراشے جاتے ہین یہ ساری ہتو
حق اسلئے ہے کہ مجھکو کوئی نقصان کسیطرف سے جسطرح ہو سکے پہونچے لیکن جو
سچا ہے اوسکو خدا ہر بلا سے بچاتا ہے اور جھوٹا اپنی سزا جزا کو یہان وہان پہونچتا ہے

پس جب مینے دیکھا کہ یہ طوفان بے تمیزی طغیانی پر ہے اور بلاد ہندوستان کا احوال
جو سنا جاتا تھا تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب ہیچ کے فقرے ہین ۔ دولت عالیہ
برٹش نے اس معاملہ مین قدیماً و حدیثاً ہر جگہہ انصاف پر نظر کی ہے کسیجگہہ مجرد تہمت
و افترا پر کارروائی خلاف واقع نہین فرمائی بلکہ اشتہار آزادی جاری کیئے اور یونہی
باغیان دولت انگلشیہ کے فقط مذہب زید وعمر پر کبھی مواخذہ نہین کیا اور لائق
حال ہر سلطنت کے یہی ہے کہ جس کسی سے کسیجگہہ کوئی فتنہ اوٹھے اور اوسکے
نزدیک اسباب بغاوت پائے جاوین اور اوسکی کوشش فساد مین ملاحظ ہو خواہ
وہ وہابی عرفی ہو یا نہو اوس سے ضرور باز پرس کیجاوے اور جسکو دشمن اوسکے نجدی
مشرب یا وہابی مذہب یا لامذہب یا اور کچھ ٹھہراوین اور وہ اس سے غافل اور بری
ہو اور اوس سے بجز خیر خواہی کوئی امر بداندیشی و مخالفت کا کبھی نپایا گیا ہو وہ بیشک ہوا خواہ
دوستی دوست ہے کیونکہ سب اہل تجربہ دیکھتے ہین کہ جب کوئی دشمن کسی شخص یا قوم
کا ہوتا ہے اور کوئی قابو اوسکا اپنے مخالف پر نہین چلتا تو وہ اوسکو پردہ تہمت
وہابیت وغیرہ مین دشمن گورنمنٹ ظاہر کر کے نقصان پہونچانا چاہتا ہے ۔ پھر کبھی اس
پردے سے بر جہتا ۔ اتفاقیہ بعض حکام داؤ اوسکا اوس فریب فاسد فراج پر چل
جاتا ہے ورنہ غالباً نزدیک حکام معاملہ فہم کے وہ بھید و کید دشمن کا کھل جاتا ہے
چنانچہ وقت تحقیقات ایسے مقدمات سرکار عالیہ برٹش کو یہ بات بخوبی ثابت
ہوگئی ہے کہ اکثر مدعی کاذب اور مدعا علیہ صادق ہین ۔ ایک معاملہ اسی قسم کا
حال مین سنا گیا تھا کہ جسکی تصدیق پھر اخبار پاینیر سے بخوبی ہو گئی پرچہ ہشتم
جنوری سنہ ۱۸۸۳ء روز دوشنبہ مین یہ عبارت لکھی گئی ۔

تجویز ذیل کہ جسکو گورنمنٹ ہند نے دفتر خاص مین جاری کیا ہے وہ بغرض اشتہار
عام لکھی جاتی ہے کیفیات مقدمہ پر بغور نظر کر کے اور بعد استفسار روداد مقدمہ از

گورنمنٹ بنگال و پنجاب و گورنر جنرل با جلاس کونسل مہربانی فرماکر فیصلہ کرتے ہیں کہ کل
وہ وہابیان قیدی جنکی نسبت حکم سزائے حبس دوام بعبور دریائے شور فرمایا گیا تھا
اور جرم انکا مدد جنگ مقابلہ گورنمنٹ سمجھا گیا تھا اور جنکی میعاد اب تک باقی ہے اب وہ
قید سے رہا کیے جاتے ہیں اور ان سب کو واپسی وطن اجازت دیجاتی ہے الخ فقط
پھر دوسرے پرچہ پانیر مطبوعہ یازدہم جنوری ۱۸۸۳ء میں یہ لکھا ہے کہ تجویز جدید
جو رہائی قیدیان وہابی کی ہے اوسپر اخبار ہندو پیٹریٹ نے یہ رائے اپنی بیان
کی ہے کہ گورنمنٹ ہند نے عمدہ مہربانی کے کام سے شروع سال کو ابتدا کیا ہے
چنانچہ اس سے نہ صرف مسلمانان ہند نے خوشی کے ساتھ تجویز گورنمنٹ کو قبول
کیا ہے بلکہ عامہ اہل سکنہ ہند نے گورنمنٹ کے اس کام پر خوشی ظاہر کی ہے اس
کارروائی گورنمنٹ سے ظاہر ہے کہ ہند کی حکومت نہ فقط اچھی حکمرانی کو ظاہر کرتی ہے
بلکہ موقع وقت کے ساتھ کام کرتی ہے اور اس سے پیشتر سب کو تھوڑا زمانہ ہوا ہے
جبکہ جنگ مصر پیش تھی اوسوقت بذریعہ تاربرقی لندن معلوم ہوا تھا کہ جناب لارڈ نارتھ
بروک صاحب بہادر گورنر جنرل سابق ہند نے نسبت جملہ مسلمانان ہند کے خیرخواہ
ہونا سلطنت برٹش کا ظاہر فرمایا چنانچہ پانیر مطبوعہ شانزدہم اکتوبر ۱۸۸۲ء میں بابت
اوس اسپیچ یعنی تقریر بمقام ملکی جناب موصوف کے جو لندن سے ذریعہ تاربرقی ۱۳ ا
کتوبر کو پہونچے تھے یہ عبارت درج کی ہے۔

کہ حضور لارڈ نارتھ بروک نے بمقام لورپول بڑی خوشی سے تقریر ذیل کو بیان کرکے
ظاہر کیا کہ۔

ہندوستان کے عامہ مسلمانوں نے جو دلی خیرخواہی نسبت انگریزی کارروائی کے
بابتہ مہم جنگ مصر ظاہر کی ہے یہہ بڑی دلیل ہے کہ کل مسلمانان ہند دلی خیرخواہ
گورنمنٹ انگریزی کے ہیں۔ اب اس سے زیادہ کسکی گواہی ہوگی اسپر اشتہار کرنہ

(باقی آئندہ)

# بقیہ ریویو ترجمان وہابیہ

ہند کے مسلمانون مین کوئی دشمن سرکار انگریزی کا نہین ہے خواہ اُنکو کوئی دشمن اُنکا بلفظ وہابی مشہور کرے یا کچھ اور سچ پوچھو تو ہے بھی یون جیسے اسلئے کہ معرکۂ حال مصر مین جسطرح ریاست بھوپال نے آمادگی اپنی واسطے اعانت مالی و جانی سرکار انگریزی کے ظاہر کی اور اُسکے جواب مین جناب لارڈ رپن صاحب بہادر گورنر جنرل ہند نے بتحریر خریطۂ خط شکریہ بیگم صاحبہ کا مع ایجاب ظاہر فرمایا۔ اسیطرح دیگر ریاستہائے ہند نے بھی اظہار خیر سگالی کا کیا اور فتح مصر کی سب کو خوشی حاصل ہوئی۔ الحاصل یہ رسالہ اس غرض سے لکھا گیا ہے کہ سرکار عالی برٹش گورنمنٹ کو یہ بات معلوم ہو جاوے کہ مسلمانان رعایاے ہند و ریاستہائے ہند مین کوئی بدخواہ اس دولت عظمی کا نہین ہے اور جن مسلمانان ریاستہائے وغیرہ پر دشمن اُنکے تہمت وہابیت لگاتے ہین وہ ہرگز وہابی نہین اور اصل مذہب صحیح اسلام مین مسئلہ جہاد کا کسطرح پر ہے اور غیر یار اہل اسلام یا بعض امراء مسلمین جنکی نسبت ایسی مخبری غلط کبھی ہوئی ہے یا اب ہوتی ہے وہ اس وابستہ سے بالکل بری ہین بھوپال سے بہت پہلے وزیر الدولہ بہادر مرحوم رئیس ٹونک کو یار دن نے وہابی ٹھہرایا تھا اسلئے کہ انھون نے بعض رسوم فتنہ انگیزی کو اپنی ریاست سے یکقلم موقوف کرا دیا تھا جیسے تعزیہ سازی پیر پرستی گور پرستی وغیرہ لیکن زمانہ غدر ہندوستان مین وہ کیسے خیر خواہ سرکار انگریزی کے نکلے اسیطرح ریاست بھوپال اور متوسل اُسکے خواہ اخوان ریاست ہون جو خاندان خاص بانی ریاست میان وزیر محمد خان بہادر مرحوم مین ہین یا اہلکار ریاست بڑے ہون یا چھوٹے سب خیر خواہ گورنمنٹ عالیہ ہین اور یہ ریاست اس امر مین فائق ہے سب ریاستون پر لیکن مفسد لوگ جسکو چاہتے ہین کہدیتے ہین سو یہ رسالہ اُن غریبون کا بھی مددگار ہوگا جو بلا وجہ دشمنون کی تہمتون مین پھانسے جاتے ہین اور جو

لاعلمی کے اپنے مسائل مذہبی سے کبھی محل عتاب خطاب حکام ٹھہر جاتے ہین۔ یہ خیال
کرتا ہون کہ اگرچہ ایک جماعت نے کلکتہ سے لاہور تک وقتاً فوقتاً اس باب مین
قلم اُٹھا کر کچھ کچھ لکھا پڑھا مطابق اپنے فہم اور استعداد کے لیکن جو اصل حقیقت مذہب
وہابیت کی تھی اور جو مسئلہ متعلق بہ مسئلہ جہاد کا دین اسلام مین ہے اسکی کشف ماہیت
جسطرح اس رسالہ مین ہے کسی نے ظاہر نہین کی ورنہ اسقدر وہم وگمان غیر واقع
جو گاہ گاہ بعض حکام عالیمقام کے ذہن مین کثرت اخبار اعداء بدگو سے راہ پاتا ہرگز
ہرگز پیدا ہون خاطر عاطر انکی متوحش نہوتا اور ایسا حرج کی بیفکری اس قسم کے تنازع فضول سے حکام
عالیمقام اور رعایاے شیخ دونو کو حاصل ہوجاتی۔

اس رسالہ کے دیکھنے سے یہ سچی بات سبکو بخوبی معلوم ہو جائیگی کہ تہمت وہابیت
کی نسبت مسلمانان ہند کے جو دعوی پیروی قرآن مجید وحدیث کا کرتے ہین محض غلط
اور براہ عداوت ہے * * ورنہ ملک خصوصاً ریاست ہاے اسلامیہ ہند مین نکوئی
وہابی ہے طبع اور نہ مذہب عرفی ہے اور نکوئی بنگال اپنے حاکم آزادگی بخش امن خواہ
کا اور اگر کوئی ہو تو بتاؤ کہ کس جگہ کس ریاست مین کون وہابی ہے اور کیا اسکا
ثبوت ہے اور کہان کہان اسباب جنگ و بغاوت یا امداد باغیان دولت برطانیہ کے
یہان پائے جاتے ہین جھوٹے پر لعنت خدا کی۔ جو لوگ مفسد طبع ہین وہ اپنا جرم
دوسرے پر لگا کر خود براہ فریب و دغابازی نزدیک حکام کے سرخرو بنا چاہتے ہین۔
لیکن ہمیشہ دیکھا گیا کہ خدا جھوٹو کو روسیاہ کرتا ہے حکام معاملہ شناس جلد مغز معاملہ
کو پہنچ جاتے ہین بہرحال اس رسالہ مین پہلے اس سے کہ مین ترجمہ عبارت متعلقہ وہابیت
ومسئلہ جہاد کا اپنی کتاب مولفہ قدیمہ سے تحریر کرون ایک مقدمہ مختصر بیان حال آفرینش
دنیا و بیان مذہب خلق بابت اس دار فانی وغیرہ کے لکھتا ہون جو طریقہ اہل اسلام میں
اور مورخین کے کلام سے ثابت ہے پھر ایک کتاب کا ترجمہ فصل علیحدہ مین پھر شروع

# حسن عقیدت محدثین

## بجناب آئمہ مجتہدین

اندنوں جو اہلحدیث ہند پر اُن کے مخالفین یہہ تہمتیں لگاتے ہین کہ وہ ائمہ مجتہدین و اولیاء کاملین اور انکے اتباع صالحین کو بے ادبی سے یاد کرتے ہین اور انکی عالی جناب مین سوء ظنی رکھتے ہین (چنانچہ گلابی چوورقہ اور اس سے پہلے خط مفسدین دہلی مین (جسکا ذکر جواب اشاعۃ السنہ نمبرہ جلد ۷ مین گذرچکا ہے) ابتری طمطراق سے یہہ تہمتین درج کی گئی ہین) اُن کے جواب مین جو کچھہ ہمنے یا اور خیر خواہان اسلام و اتفاق جویان اہل اسلام نے کہا ہے اُسکو اس گروہ کے ایک رئیس والا مقام (مجدد العصر ناقد الاثر نواب والاجاہ امیر الملک مولوی سید محمد صدیق حسنخان صاحب بہادر) نے بخوبی تصدیق کردیا ہے اور اس بات کو بیان و ثبوت مین (کہ گروہ محدثین آئمہ اربعہ وغیرہ مجتہدین سلف صالحین کے جناب مین وہی عقیدت رکھتے ہین جو اُنکو محدثین سلف کی جناب مین حاصل ہے اور انکے طاعن و لاعن کو وہ ملعون اور مردود سمجھتے ہین) ایک سو چار صفحہ کی ایک کتاب عمدہ او سلیس فارسی عبارت مین لکھی ہے اور مطبع مفید عام آگرہ مین خوبصورتی اور صفائی کے ساتھہ چھپوادی ہے جس کا نام نامی یہہ ہے

### جلب المنفعة في الذب عن الأئمة المجتهدين الأربعة

اور اس نام کا ترجمہ یہہ ہے کہ یہہ رسالہ نفع کو کھینچنے اور حاصل کرنیوالی کتاب ہے چو چاروں

مجتہدین کے جناب سے طاعن طاعنین کے روکنے اور دفع کرنے مین حاصل ہے
ہم اسمقام مین اس کتاب کا مفتح اور خاتمہ اور بعض وسطی و ضمنی فقرات ضروریہ کو
بعینہا اور بقیہ مطالب ایک سو چار صفحہ کتاب کا دو صفحہ مین خلاصہ اس غرض سے
نقل کرتے ہین کہ ناظرین حق بین و شائقین وفاق آئین اسکو اس کتاب کی فہرست
سمجھین اور اسکی خوبی مضامین کو دیکھکر جمال اصلی کتاب کی شائق ہون -

یہہ **کتاب** گروہ اہلحدیث کی اسائت ادب ائمہ دین سے برات پر قوی
**شہادت** ہے - اور جماعت متبعین آئمہ مجتہدین وصوفیہ صافیہ کے لئے (جنکو
ان تحریرات سے کچہہ کدورت پیدا ہوگئی ہو) دافع سوء ظنی و موجب **طمانیت**
اور طائفہ مفترین اور محررین کلمات توہین ائمہ دین کے لئے مورث حسرت و **ندامت**
**اہلحدیث** اس کتاب کو (نقد جان دیکر کیون نہ ہو) خرید کر بطور سارٹیفکیٹ
(سند) اپنے پاس رکہین اور **متبعین آئمہ** مجتہدین و صوفیہ صافیہ اسکو
پڑہکر اپنے دامن خاطر کو غبار کدورت و سوء ظنی بحق اہلحدیث سے پاک کرین -
اور اس زمانہ تنزل و حالت ضعف و قلت اہل اسلام مین ایک دوسرے کو تنبن
و اتحاد کی نگاہون سے دیکہین - اور **مفتریان** اہل بہتان یا وہ بخوف خارج
از بیان (جنکی قلم سے سب سے پہلے آئمہ دین کے حق مین گالیان نکلی ہین اس کتاب
کو دیکھکر عرق خجالت نہ پائین تو کسی کنوئین یا تالاب ہی مین ڈوب کر مرجائین -
اور اسی دوات کی سیاہی سے جس سے آئمہ دین کے حق مین کلمات سب و شتم لکھے
ہین اپنا موہنہ کالا کرکے کسی سرنگ مین جا گہسین -

اس کتاب کی اشاعت کے بعد انکو زمین پر پہنا اور لوگون کو منہہ دکہانا بڑی
شرم کی بات ہے ڈوب کر مرجانا یا موہنہ کالا کرکے زمین مین دہس جانا اس زندگی
سے ہزار درجہ بہتر ہے (اب اس کتاب کے مطالب کو نقل کیا جاتا ہے) اس کتاب کے

شروع میں حمد وصلوۃ کے بعد کہا ہے۔

واجب بر ہر مسلمان آنست کہ بعد از موالات خدا و رسول موالات مومنین از علماء مجتہدین و اولیاء صالحین گزیند خصوصًا ولائے آن علما و ائمہ کہ ورثۂ نبیان اند و بمنزلہ نجوم آسمان کہ در تاریکی بر و بحر راہ مینمائند۔ و در ہدایت بر روی خلق می کشایند و بر روایت و درایت ایشان اتفاق اسلامیان ست چہ ہر امت کہ پیش از بعثت خاتم رسل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بود علماء او شرار آن امت بودند مگر ملت اسلامیہ کہ علماء وے خیار اند چنانکہ این امت وسطا امم ست و مرتبہ علماء این امت مرتبہ خلفاء رسول ست صلعم سنت مطہرہ وے را صلعم کہ احیاء آنمے میرد زندہ میکنند و روح تازہ در کالبد اسلام مے دمند بہم قام الکتاب وبہ قاموا وبہم نطقت السنۃ وبہا نطقوا ٥

| | |
|---|---|
| فلولا الھوی ما عرفناھم | ولولاھم ما عرفنا الھوی |
| خرمن ہر نسیم صبح را آمد شد ست | از تو پیغام آورد و از من برد آرام را |

ہیچ یکے از امامان دین کہ امت سر بقبول ایشان فرود آوردہ ست ہمچو ائمہ اربعہ مجتہدین و بجز ایشان از جہابذۂ حدیث چنان نبودہ ست کہ اعتقاد مخالفت رسول صلعم در سنتے از سنن و حدیثے از احادیث وے علیہ الصلوۃ والسلام بدل داشتہ باشد چہ دقیق سنت و چہ جلیل و چہ کثیر حدیث و چہ قلیل آن بلکہ ہمگنان متفق بودہ اند بر وجوب اتباع رسول و بر آنکہ ہر کسے از کسان ست چنانست کہ سخن او ماخوذ و متروک می تواند شد الا رسول صلعم لکن اگر یکے را قولے یافتہ شود کہ حدیث صحیح خلاف دست لیس لابد وے را در اینجا عذرے خواہد بود در ترک آن حدیث و جماع اعذار سہ عذر ست یکی عدم اعتقاد بآنکہ گفتۂ رسول ست دوم اعتقاد بآنکہ مرادش باین قول نہ آن مسئلہ ست سوم اعتقاد نسخ آن حکم و این ہر سہ صفت چند سبب دارد

پہر صفحہ ۳۳ سے ۴۲ تک ان اسباب کی تفصیل مین دس سبب بیان کئے ہین جو اکثر جلد اول ضمیمہ اشاعۃ السنہ مین بیان ہو چکے ہین - از انجملہ ایک سبب یہ ہے - کہ بعض احادیث بعض ائمہ کو نہین پہنچی ہین اسکی تفصیل مین مخفیات صحابہ و تابعین وائمہ مجتہدین کو عمدہ طرز سے بیان کیا ہے اور وہ تفصیل ہمارے ضمیمجات سابقہ میں ہو چکی ہے -

پہر صفحہ ۴۲ بیان کیا ہے کہ جب کسی مجتہد کا عمل کسی حدیث کے مخالف معلوم ہو تو وہ منجملہ ان اسباب عشرہ کسی سبب پر محمول ہے - اسمین عمداً مخالفت کی تجویز جائز نہین ہے -

پہر صفحہ ۴۵ سے ۵۶ تک اس امر کو بیان کیا ہے کہ حلال کو حرام یا حرام کو حلال کہنے پر یا کسی اور امر پر جو وعید آئی ہے مجتہد اسکا مورد نہین ہو سکتا اور اس کے سوانح کو بتفصیل بیان کیا ہے اور اسکے ضمن مین یہ مسئلہ بہی بیان کیا ہے کہ حکم وعید خاص اشخاص پر نہین لگایا جا سکتا -

پہر صفحہ ۵۷ اس بحث کا خلاصہ بالفاظ ذیل بیان فرمایا ہے وہ خلاصہ کلام درین مقام آنست کہ لعن وطعن جاہلان درحق ائمہ اسلام خواہ از مقلدان در بارہ محدثان باشد وخواہ از متبعان در بارہ مجتہدان متوجہ بد و امر ست یکی ترک تقلید ائمہ و این ترک را موجب سوء ظن تارک درحق امام شناسند و مثل اوست طعن غیر مقلدان بر مقلدان در ترک عمل بحدیث صحیح کہ مخالف قول ائمہ مجتہدین ست و این را نیز منجر بسوئی ائمہ خود دانند و بر آن بناسب وشتم مخالفان خود میسنمایند دیگر طعن ولعن در بارہ فعل بعض افعال ست کہ بران وعید آمدہ ذمعہ در آن از بعض ائمہ معاوست پس جواب از امر اول ہمان اسباب معذرت ست کہ مذکور شدہ و نزد وجود اعذار ہیچ یکے را نمیرسد کہ بزرگان دین را در شکنجہ طعن وتشنیع کشد چہ ایشان ہرگز ترک عمل بحدیث از راہ

نفسانیت وعصبیت وحمیت جاہلیت نکردہ اند چنانکہ پس آیندگان ایشان ہم بن
وجود اعذار صحیحہ واسباب سائغہ میکنند وجواب از امر ثانی بسخ لحوق وعید ست بوجوہ
متعددہ مذکورہ درین کتاب بروجہ فصل خطاب وعلی ہذا جملہ اکابر ملت اسلامیہ مصون اللہ
از طعن ولعن این جاہلان بےخبر وسفہاء شوریدہ سر خواہ آئمہ اربعہ مجتہدین باشند
یا عصابہ محدثین یا جماعہ صالحہ متصوفین یا طائفہ دیگر از متقدمین خصوصاً آنانکہ پیش
از ہزار صد سال جلوہ گر بودند وزمانہ خیر قرون ایشان را دریافتہ گو این دریافت قلیل
باشد خواہ کثیر مثلاً امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کہ اول ائمہ اربعہ اہل اجتہاد ست
وامام دار الہجرہ مالک بن انس وامام شافعی واحمد ابن حنبل ہر چہار یشان گو از رضی اللہ عنہم
اجمعین در قرن ثالث از قرون ہجرت مشہود لہا بالخیر بودند۔

پھر صفحہ ۵۵ وغیرہ مین ان ائمہ کا خیر القرون مین داخل ہونا ثابت کیا ہی اور
قرون ثلثہ کی حد بیان کی ہے۔

پھر صفحہ ۶۲ و ۶۳ امام ابو حنیفہ کے فضائل ومناقب بیان کئے اور جو ان کی
نسبت عربیت سے کم واقف ہونا اور حدیث کی روایت کم کرنا بیان کیا گیا ہے اسکا صحیح مطلب
بتایا ہے پھر صفحہ ۶۵ وغیرہ بقیہ آئمہ اربعہ کے فضائل بیان کئے ہین۔

پھر صفحہ ۶۷ مین فرمایا ہے "پس اگر بنیک بنگا قند دریابند کہ مقلدان راستگو و
تابعان حق جو از برائے ائمہ و صوفیین ہمین عصابہ محدثین ست وا ین احناف وشوافع
وغیرہم اگر تقلید را در باب حدیث اختیار کردہ اند ومسائل قیاسیہ احکام اجتہادیہ بر کلام
خدا ورسول ترجیح می نہند در حقیقت تارکان تقلید ائمہ ومنکران ارشادات ایشان
اند خود جادۂ خلاف امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ می سپرند وتہمتش بر جنبان می نہند
وقد خاب من افترٰی"۔

پھر اسکی تائید مین صفحہ ۶۷ سے ۸۲ چارون اماموں کے اس مضمون کے اقوال نقل کیے ہین

کہ ادنہون نے فرمایا کتاب و سنت کے سامنے ہماری اقوال کو چھوڑ دو اور نص کے ہوتے کسیکی تقلید نکرو امام ابو حنیفہ کے ۷ قول امام مالک کے ۳ امام شافعی کے ۹ امام احمد کے ۳ - پہر صفحہ ۸۳ مین لوگون کے اس خیالی وادعائی اجماع کی حقیقت بیان کی ہے جسکا ہر باب مین لوگ بلا تحقیق و ثبوت دعوی کرتے ہین - پہر صفحہ ۸۷ و ۸۸ مین ائمہ محدثین اصحاب صحاح کے حالات و فضائل بیان کئے ہین -

پہر صفحہ ۸۹ مین بیان کیا ہے کہ جو نفسانی اختلاف مسلمانون مین آجکل ہو رہا ہے صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین مین اس قسم کا اختلاف نتہا - پہر صفحہ ۹۲ سے ۹۸ تک باہمی تکفیر سے رد کا ہے اور اسکے ضمن مین یہہ بھی بیان کیا ہے کہ ہمارے نزدیک تقلید بمقابلہ نص حرام و شرک ہے مع ہذا ہم اس فعل کے مرتکب پہ بالخصوص کفر و شرک کا فتوی نہین لگاتے -

اخیر رسالہ مین بصفحہ ۱۰۳ و ۱۰۴ فرمایا ہے دیالجملہ مقصود از خامہ فرسائی درین رسالہ بیان ہمین معنی ست کہ گمان سوء ادب از عصابہ حدیث در حق ائمہ اربعہ مجتہدین وغیرہم از علماء دین خواہ متقدمین از سلف صالحین باشند یا متاخرین متبعین افتراء محض و سوء ظنی بحق خاصان سوء ہمین ست و نزد قدر و منزلت ایشان چندانکہ در نظر زمرۂ موحدین بودہ است معشار آن در طایفہ مقلدین ثابت نمیشود و چہ قسم می تواند شد کہ ہر کسی کہ جناب سید المرسلین باشکار حدیث و عمل بر سنت صحیحہ او بمقابلہ قیل و قال مجتہدین و مجادلین نمی پسندد او از بے توقع تعظیم و تکریم ائمہ دین مجاد و علی فرض المحال اگر عاملان سنت ائمہ را بنظر حقارت می بینند آخر ہمین جہت می بینند کہ خلاف آنہا با احادیث در احکام و مسائل معلوم ایشان شدہ ست گو خصم این حرف را از ایشان بنا بر عصبیت و جاہلیت نہ پذیرد و نہ بجہت کدام امر دیگر پس این تحقیر نسبت باز در امقلدین کہ در بارہ احادیث و قرآن میکنند و لیل ہنجار در ضد ور د و انکار مسائل ثابتہ بسنن صحیحہ بودہ اند بے شبہ خیر و قلیل ست مصرع

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا ۔ فرقی کہ از ائمہ مجتہدین تا جناب شفیع المذنبین است بہ قدرے از فرق و مسلمین مخفی نیست اللہم مگر آنکہ یکے کور مادرزاد باشد و بصر بصیرتش باطل افتادہ و انکار مقلدین و تحاشی ایشان از اتباع سنن سید المرسلین جز بہتان نیست کہ بر ہر یکے از موافقین و مخالفین ظاہر ست و انکارش مکابرہ بیش نیست و اگر انکار ایشان درین باب ثابت است اہلحدیث چہ گناہ کردہ اند کہ سخن ایشان در تحاشی سوء ادب بجناب ائمہ مجتہدین مقبول نیست ۔ الہی دیدۂ تحقیق دہ ہر یک مقلد را و چو عینک تا کجی ہر سو بچشم نگران ببیند

خلاصۂ مطالب رسالہ ختم ہوا جو غالباً ناظرین کو مطالعہ اصل کتاب کا شائق کریگا جس سے ان کو حسن عقیدت محدثین بجناب ائمہ مجتہدین کا کامل یقین ہوگا وباللہ التوفیق۔

## خط بنام اڈیٹر مشیر قیصر

مشیر قیصر

میرے معزز و مکرم دوست مولوی غلام محمد خان صاحب اڈیٹر اخبار

السلام علیکم ۔ جو مضمون آپ نے اپنے اخبار نمبر ۴۲ جلد ۲ مطبوعہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۳ء میں بعنوان علماء اہل اسلام کی نا اتفاقی کے زیب قلم فرمایا ہے میں اسکی قدر کرتا ہوں اور اسکو نیک نیتی اور اتفاق طلبی پر مبنی سمجھتا ہوں ۔ و بنا بر ان اس کی شکریہ کو اپنا فرض جانتا ہوں مگر ساتھ ہی اسکے اسقدر افسوس بھی ظاہر کرنا مناسب سمجھتا ہوں کہ تین فقرہ اس مضمون کے میری ناقص سمجھ میں نہیں آئے ۔

ایک یہ کہ گروہ اہلحدیث ایک جدید فرقہ ہے دوم یہ کہ اس گروہ کی تصانیف میں حضرت امام اعظم کوفی رضی اللہ عنہ کی توہین اور علم حدیث سے لاعلمی وقتاً فوقتاً درج ہوتی ہے ۔ سوم یہ کہ اہلحدیثین (خاکسار) کی اکثر تصانیف میں ایسا تذکرہ ہوتا ہے جو انکی بعض مخالفین نے کیا ہے جس سے بجز جھگڑا اور کدورت آدمی کے دل کہانے کے کچھ حاصل نہیں ہے ۔

منجملہ ان فقرات کے فقرہ اول کے سمجھانیکی تو میں آپکو تکلیف دینا نہیں چاہتا اسکی سمجھنے میں خود ہی مشقت اٹھاؤنگا اور جو سمجھ میں آیا اسکو اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں درج کرونگا ۔ فقرہ دوم و سوم کے سمجھنے و سمجھانیکے جناب کو تکلیف دیتا ہوں براہ مہربانی آپ یہ تکلیف گوارا فرماکر میرے دو سوالونکا جواب

(۱) آپنے تصانیف علماء اہلحدیث میں ایسی کونسی کتاب دیکھی یا سنی ہے جسمیں امام الائمہ فخر الائمہ حضرت امام ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کی توہین یا عدم حدیث سے لاعلمی پائی جاتی ہے۔

(۲) خاکسار کی تصانیف میں آپنے ایسی کونسی جگہہ پائی ہے جسمیں اس امام عالیمقام کا ایسا تذکرہ ہے جسمیں جناب ممدوح کی توہین موجود ہو اور اس سے کسی منصف متبع امام کی (جسکو ایسا تذکرہ کرتے یا پڑھتے ہوئے میری نسبت سوءظنی دہو) کی دلشکنی متصور ہو۔

مگر سوال اول کے جواب میں یہہ ملحوظ خاطر رہے کہ وہ کتاب جسمیں امام صاحب کی توہین ہو اس گروہ کے کسی عالم کی تصنیف ہو۔ محض کسی کتاب فروش کی۔ اور بوقت جواب سوال دوم یہہ پیش نظر فیض اثر رہے کہ دو چار سطریں عبارت توہین آمیز کے ماقبل و مابعد سے بھی دیکھہ لی جاویں ایسا نہ ہو کہ جس عبارت کو آپ توہین سمجھتے ہیں اسکا توہین نہ ہونا اسی میں ثابت کیا گیا ہو +

بجواب سوال اول اگر آپ ایسی کتاب کا جسمیں امام صاحب کی توہین ہو مصنف معلوم بتادینگے تو میں اسکو (اگر وہ اس گروہ کا عالم ہے) اس سے توبہ کراؤنگا۔ ورنہ اسکا اپنے گروہ سے باضابطہ خارج کرنے میں کوشش کرونگا اور بجواب سوال دوم اگر میری تصانیف میں کوئی جگہہ بتا دینگے جسمیں امام صاحب کی توہین ہے تو میں بذات خود لکھنو میں حاضر ہو کر اس فعل شنیع و جرم قبیح سے آپکے ہاتھ پر بیعت توبہ کرونگا۔

اور اگر آپنے ہماری یا ہمارے گروہ کی اصل تصانیف کو نہیں دیکھا جو فرمایا ہے اسمیں محض سنائی بات پر یا کسی مخالف کی نقل و اقتباس پر بھروسہ کیا ہے (چنانچہ آپکا اسی پرچہ کی سطر ۸ و ۹ کالم اول صفحہ ۳ کا یہہ فقرہ "راقم کو بہت کم اتفاق ایسی تصانیف دیکھنے کا ہوا ہے مگر جہانتک اسکا اقتباس نظر سے گذرا الخ" اسپر شاہد ہے) لہذا رجوع کیجئے اگر آپ اس بحث کو طول دینا نہیں چاہتے تو ہم بھی خواہ مخواہ الجھنا پسند نہیں کرتے آپ خوب جانتے ہیں کہ ہم اشاعۃ السنہ میں شخصی مباحث کو ترک کر چکے ہیں اس صورت میں آپکو مناسب تھا کہ اب ہمارے ان خیالات کا مضمون جو ہمارے اخبار میں چھپا ہے جسکو اخیر میں ہم لکھتے ہیں کہ جس شخص کے دل میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی توہین ہے یا اسکی قلم و زبان سے بغرض توہین ایسے کلمات نکلیں جن سے ان کی اتباع کے ولولے کہیں سرد ہوں تو وہ خدا کا رسول کا ایمان کا اسلام کا دشمن ہے۔ +

اسکو فتح دی ان دونون مین بڑی بڑی لڑائیان ہوئین وہابیون نے بڑی ہمتین ہاریں انہین مین ایک واقعہ ماویہ کا تھا جو (۱۲) پار مین سنہ ۱۲۲۹ مین واقع ہوا اور واقعہ عقیرہ اور شقرا جو (۱۳) کانون ثانی مین سنہ ۱۸۱۵ء مین واقع ہوا اسکے بعد ضرمہ مین ایک لڑائی ہوئی پھر درعیہ مین ایک جنگ ہوئی۔ ابن سعود نے بہت زاد جمع کیا اور لشکر اکٹھا کرکے درعیہ مین قلعہ بند ہوا ابراہیم پاشا ایک مدت تک اسکو گھیرے رہا بعد اسکے قلعہ فتح ہوا اور ابراہیم پاشا نے قلعہ مین داخل ہوکر ابن سعود اور اسکے گھر والون کو مقید کیا کوئی انمین سے بھاگ نہ سکا سوا ایک بیٹے ترکی کے اور بعضون نے کہا ہے کہ جب ابن سعود اپنی نجات سے مایوس ہوا اور درعیہ بالکل مصریون کی گولہ باری وغیرہ سے برباد ہوگیا تو ابراہیم پاشا سے اس نے امن چاہی ابراہیم نے اسکو امن دی اور یہ واقعہ (۸) ذی قعدہ کو سنہ ۱۲۳۳ ہجری مین ہوا یعنی بدل ۱۸۱۸ء میلادیہ مین غرض ابن سعود ابراہیم پاشا کے پاس آیا اور اپنے تئین اسکو سونپ دیا اور امن چاہی اور ایک دن کی مہلت مانگی ابراہیم نے اسکی بہت تعظیم کی اور مہلت دی دوسری دن اسکی شرط کے موافق اسکو مصر لیجانا چاہا ابن سعود حسب حکم سلطان مصر کیطرف ایک لشکر کی حفاظت وحراست مین روانہ ہوا چودھوین ذیقعدہ کو وہان سے چلکر اٹھارھوین محرم کو محمد علی پاشا عزیز مصر کے پاس پہنچا عزیز مصر نے اسکا بہت اکرام کیا ایک خلعت دیکر آستانہ علیہ سلطان کو روانہ ہوا (۱۷) صفر (۱۶) کانون اول مین سن مذکور مین وہان داخل ہوا وہان پابندکر مارا گیا اور خزندارہ اور عبدالعزیز بن سلیمان جو اسکا کاتب ہوا وہ دونون قید رہے۔

پھر فصل ہفتم مین خاص کر محمد بن عبدالوہاب نجدی کے حالات بالفاظ ذیل بیان کئے ہین۔

محمد بن عبد الوہاب کا حال کرنیل لویس تندبک میرکانی آپنی کتاب
مرآۃ الوضیہ فی الکرۃ الارضیہ کی چوتھی فصل مین بلاد عرب کے حالات مین
صفحہ ۴۲۶ مین یون لکہا ہے کہ اوائل اس قرن مین طائفہ وہابیہ قوی ہوا اور
یہہ گروہ ایک مرد تمیمی کیطرف منسوب ہی کہ آسکو محمد بن عبد الوہاب کہتے ہین اور وہ
قبیلہ مسالیخ مین سے تہا اولاد علی سے اور اس قبیلہ کا بقیہ نواحی زبید مین ہی ۔
خلیج عجم پر سیاح اور محمد بن عبد الوہاب درعیہ مین تہا نجد مین آور حاکم وہان کا آن
دنون سعود بن عبد العزیز عنزی تہا ربیعۃ الفرس کے قبیلہ سی کہ وہ شیخ تہا شہر کا
غرض سعود ابن عبد الوہاب سی متفق ہو گیا اور آسکی تعلیمون کو پہیلانے لگا سنہ ۱۷۶۰ع
میسحی مین اور اسکے بعد عبد العزیز ابن سعود حاکم ہوا اور دو بڑے لشکرون پر غالب
آیا جو وزیر بغداد نے آسکی طرف روانہ کئے تہے اور ایک بڑے لشکر پر اور فتح پائی جو
زید بن مساعد شریف مکہ کے زیر نشان تہا سنہ ۱۷۹۵ مین اور یہہ گروہ وہابیون کا
عراق مین غالب ہو گیا اور مسجد علی پر آنہون نے غلبہ کیا اور آسکو ویران کر دیا اور سنہ ۱۸۰۲
مین عبد العزیز نے اپنے بیٹے سعود کو بارہ ہزار فوج کے ساتھہ روانہ کیا اور وہ طائف
اور مکہ پر حاکم ہو گیا اور پہر جدہ کو گیا اور آسکا محاصرہ کیا اور وہان آسکو اپنے باپ
کے موت کی خبر ملی وہ درعیہ کو لوٹ آیا اور سنہ ۱۸۰۴ مین پہر حجاز کو گیا اور مدینہ منورہ
کو فتح کیا اور آسکی اطراف پر مسلط ہو گیا اور وہان فرمان روائی کی سنہ ۱۸۱۵ تک پہر
ابراہیم پاشا آسکے دور کرنے پر مستعد ہوا جو والی مصر تہا اور کئی لڑائیون مین آسپر
غالب آیا یہانتک کہ آسکو ملک حجاز سے نکال دیا اور سعود مرض بخار سی درعیہ
مین مر گیا اور پچاس برس کی آسکی عمر تہی اور آسکی اولاد نجد پر حاکم رہی اور اسکی اطراف
پر اب تک حاکم ہے اور قصبہ آن کا مدینہ ریاض ہے اور وہ لوگ سب وہابیون مین سے
ہین انتہی اس کتاب کے تاریخ تالیف سنہ ۱۸۵۲ع اور مراجعت اس کتاب کی بغیر نظر ثانی

سنہ ۱۸۱۷ء مین ہوئی اور اسی مورخ نے یہہ بھی کہا ہے کہ نجد اُس ملک کو کہتے ہین جو متصل شام جانب شمال واقع ہے اور عراق سے جانب مشرق اور حجاز سے جانب غرب اور یمامہ سے جانب جنوب اور وہ بہت پاکیزہ ملک ہے عرب کا اور شعرائے عرب نے اکثر اُسکی تعریف کی ہے اور اُسمین ایک زمین واقع ہے جسکو کلیب بن وائل بن ربیعہ نے رمنہ مقرر کیا تھا اور آخر یہہ امر اُسکے قتل کا سبب ہوا اور بڑی لڑائی ہوئی جو حرب بسوس مشہور ہے اور وہ لڑائی عرب مین ضرب المثل ہو گئی اور جبل ع کا بھی اُسکا مین واقع ہے کہ ایک مدت سے عربی فصیح سوا اُسکے اور کہین باقی نہین۔

اسکے بعد نواب صاحب نے ان حالات محمد بن عبد الوہاب سے یہ نتیجہ نکالا کہ ہندوستان کے مسلمانون مین ان حالات کا نام نشان بھی نہین پھر اُنکو کیون وہابی کہا جاتا ہے اور بیان کیا ہے کہ ہندوستان کے روسا اُمرا خصوصاً رئیسہ بھوپال نے ہمیشہ وقتاً فوقتاً گورنمنٹ کی خیر خواہی و معاونت سے گورنمنٹ کی خوشنودی حاصل کی ہے چنانچہ فرمایا ہے الحاصل جو حال وہابیون کا ان سات فصل مین تحریر ہوا اس سے زیادہ کسی کتاب تاریخ وغیرہ مین کسی نے نہین لکھا اور یہہ موافق تحریر و تحقیق علماء عیسائین کے ہے اس سے زیادہ تحقیقات بھی ممکن نہین ہے اس حال کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانان ہند مین کوئی اُنکا ہمنام و ہم مذہب نہین ہے اسلیئے کہ جو کارروائی ان لوگون نے ملک عرب مین عموماً اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین خصوصاً کی اور جو تکلیف اُن کے ہاتھون سے ساکنان حجاز و حرمین شریفین کو پہونچی وہ معاملہ کسی مسلمانان ہند وغیرہ نے ساتھ اہل مکہ و مدینہ کے نہین کیا اور اس طرح کی جرات کسی شخص سے نہین ہو سکتی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ یہہ فتنہ وہابیون کا سنہ ۱۸۱۸ء مین بالکل خاموش ہو گیا اُسکے بعد کسی شخص امیر و غریب نے اس ملک مین پھر سر نہ اٹھایا

* عہدنامہ بھوپال بھی سنہ ۱۸۱۸ء مین ہوا جو سال ختم فتنہ اہل نجد کا ہے جنکی تحریف

وہابی منسوب ہین۔ اُس دن سے آجکا دن ہے کہ کسی نے سرکار برٹش سے کسی قسم
کی مخالفت و سرکشی نہین کی بلکہ بپابندی قول و قرار مذکور زمانہ غدر ہندوستان
مین جبکہ اکثر رعایا خالصہ انگریزی کی بدل گئی رؤساء ہند نے بقدر اپنی طاقت
ومقدرت کے سرکار برطانیہ کو رسد و فوج اور مال سے مدد واجبی دی نواب
سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ نے بھوپال سے تا جہانسی فوج ریاست بھیجی اور غلہ واجناس
علاقہ بھوپال سے ہرطرح کی اعانت کی۔ اسی طرح نواب شاہجہان بیگم صاحبہ عالیہ
نے ہنگامہ فوج کشی کابل مین مستعدی اپنی واسطے مدد سرکار انگریزی کے
فوج و مال سے ظاہر کی اور سال حال مین جبکہ مہم مصر پیش آئی طرح طرح کی دلسوزی
اور اعانت ظاہر فرمائی یہان تک کہ جب سرکار نے اعرابی پاشا کو شکست دی
اور ملک مصر پھر توفیق پاشا خدیو مصر پر مسلم ہوا تو اسکی خوشی مین انواب تحفہ فتحگڑھ
سے سرکین اور خریطہ خط تہنیت روانہ حضور کیا اسی طرح ہر موقع مین باتفاق
تامہ نگار سب سے پہلے اپنی خیرسگالی اور مدد دہی کا ارادہ سچے دل سے ظاہر کیا
جسکا شکریہ ذریعہ تحریر سررشتہ وتار ہاے برقی مکرر سہ کرر طرف سے جناب لیبرای
کشور ہند کے معرض اظہار مین آیا اور یہ کارروائی موجب کمال خوشی حکام
عالی مقام ہوئی۔

پھر فصل ہشتم مین جناب مؤلف نے حسب وعدہ اپنی مختصر سرگذشت لکھی ہے اور اسکے
ضمن مین نجدیون کا [illegible] مین منقرض ہوجانا۔ اور محمد بن عبدالوہاب نجدی
کا مذہب حنبلی کا مقلد ہونا اور اہلحدیث ہندوستان کا تقلید مذہب خاص سے
منکر ہونا اور عبدالوہاب نجدی سے کوئی تعلق وراہ ورسم نہ رکھنا اور اہلحدیث
کی کتابون مین گورنمنٹ انگلشیہ سے بغاوت و جہاد کی ترغیب کا نہ پایا جانا اور ہندوستان
مین کسیکا بھی وہابی مذہب ہونا اور اہلحدیث کو انداہ عدوات وہابی لکھنا بیان کیا ہے اور نیز

وہابی منسوب ہین۔ اُس دن سے آجکا دن ہے کہ کسی نے سرکار برٹش سے کسی قسم
کی مخالفت و سرکشی نہین کی بلکہ بپابندی قول و قرار مذکور زمانہ غدر ہندوستان
مین جبکہ اکثر رعایا خالصہ انگریزی کی بدل گئی رؤساء ہند نے بقدر اپنی طاقت
و مقدرت کے سرکار برطانیہ کو رسد و فوج اور مال سے مدد واجبی دی نواب
سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ نے بھوپال سے تا جہانسی فوج ریاست بھیجی اور غلہ و اجناس
علاقہ بھوپال سے ہر طرح کی اعانت کی۔ اِسی طرح نواب شاہجہان بیگم صاحبہ عالیہ
نے ہنگامہ فوج کشی کابل مین مستعدی اپنی واسطے مدد سرکار انگریزی کے
فوج و مال سے ظاہر کی اور سال حال مین جبکہ مہم مصر پیش آئی طرح طرح کی دلسوزی
اور اعانت ظاہر فرمائی یہان تک کہ جب سرکار نے اعرابی پاشا کو شکست دی
اور ملک مصر پھر توفیق پاشا خدیو مصر پر مسلم ہوا تو اُسکی خوشی مین نواب تمغہ فتح
سے سرکین اور شہر بلیہ نشاط تہنیت روانہ حضور کیا اسی طرح ہر موقع مین باتفاق
نامہ نگار سب سے پہلے اپنی خیر سگالی اور مدد دہی کا ارادہ سچے دل سے ظاہر کیا
جسکا شکریہ ذریعہ تحریر سررشتہ و تار ہاے برقی مکرر سہ کرر طرف سے جناب وائسرای
کشور ہند کے معرض اظہار مین آیا اور یہ کارروائی موجب کمال خوشی حکام
عالی مقام ہوئی۔

پھر فصل ہشتم مین جناب مؤلف نے حسب وعدہ اپنی مختصر سرگذشت لکھی ہے اور آگے
ضمن مین نجدیون کا ۱۸۱۸ء مین منقرض ہو جانا۔ اور محمد بن عبد الوہاب نجدی
کا مذہب حنبلی کا مقلد ہونا اور اہلحدیث ہندوستان کا تقلید مذہب خاص سے
منکر ہونا اور عبد الوہاب نجدی سے کوئی تعلق و مادہ رسم نرکھنا اور اہلحدیث
کی کتابون مین گورنمنٹ انگلشیہ سے بغاوت و جہاد کی ترغیب کا نہ پایا جانا اور ہندوستان
مین کسیکا بھی وہابی مذہب ہونا اور اہلحدیث کو انداد عدوات وہابی لکھنا بیان کیا ہے اور نیز یہ

جب بسبب اغوای ملازمان قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے ٹیمس آف انڈیا نے اپنے
پرچہ خبر مورخہ ۲۴ جنوری ۱۸۸۱ء مین حسب فرمایش سید حسن وسید احمد منشی لطف
خان وسید عبد اللہ ساکن سورت آل عید روس یہ چھاپا کہ ہم لوگون نے عربی اخبار
جوایب مطبوعہ قسطنطنیہ مورخہ ۲۵ محرم ۱۲۹۸ھ مطابق ہشتم جنوری ۱۸۸۱ء میر
اس مضمون کو پایا ہے کہ صدیق حسن خان ایک معزز وہابی نے جو شوہر ہز ہائینس
رئیسہ بھوپال جی ایس آئی ہین دو تین اپنی خاص تصنیف کی کتابین مطبع جوائب
مین چھپنے کو بھیجی ہین خطبہ کتب سے ظاہر ہے کہ یہہ کتابین خلاف عام قواعد اسلام
اور اسن والی مسایل مذہبی کی ہین اور اس صحیح مذہب کے خلاف ہین جو بارہ سو برس
سے ایک طرح پر چلا آتا ہے اور یہہ کتابین تائید مذہب وہابی مین ہین جوائب مانع
ہین صاحب جوائب نے ٹیمس کو جواب دندان شکن دیا اور غلطی خبر مذکور کی ثابت
کر دی۔ پہر دوبارہ سید حسن وغیرہ چار نفر مذکورہ نے ٹیمس آف انڈیا مین وہابی ہونا
میر اسطرح کرایا اسپر ریاست نے اعتراض کیا اور ایجنٹی بھوپال اور اندور کو لکھا آخر ٹیمس
نے لکھنا خبر مذکور کا جھوٹ سمجھکر ترک کر دیا کیونکہ ان کتابون مین بغاوت یا جہاد کا
ذکر نہین ہے بلکہ وہ مذہبی کتابین بھی نہین علم تاریخ ولغت معانی وبیان وغیرہ کی
ہین۔ پہر ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۸ھ ہجری مین سید حسن مذکور مر گیا اسلئے اس جگہہ بضرورت
بیان حال خبر مذکور لکھنا اس بات کا ضرور ہوا کہ یہہ وہابیت کس چیز کا نام ہے جسپر
اس قدر شور و غل ہوتا ہے اور ہر شخص اور قوم کی دشمن جب کسیکو ایذا پہنچانیکا قصد
کرتے ہین تو نزدیک حکام وقت کے اسکو وہابی ظاہر کرکے بدنام کر دیتے ہین حاصل
اسکی یہہ ہے کہ بموجب تحقیقات علماے عیسوی کے جسطرح کتاب آثار الادہار وغیرہ
مطبوع بیروت مین لکھا ہے یہہ بات معلوم ہوئی کہ محمد بن سعود نام ایک امیر ملک نجد
مین جسکے وقت مین ایک شخص محمد بن عبد الوہاب نام ظاہر ہوا تھا اُسنے اور قوم پر

سے مخالفت مذہبی ہوئی محمد بن سعود نے اُنکی مدد کی یہہ واقعہ سنہ ۱۷۴۲ء مین ہوا اور بعد سنہ ۱۷۶۵ء کے ابن سعود مرگیا۔ اُسکی جگہہ بیٹا اُسکا عبد العزیز نام قایم ہوا اُس نے اپنے باپ کی طرح پر مذہب محمد بن عبد الوہاب کا رواج دیا اور اطراف نجد و ملک عرب مین لڑائی شروع کی یہان تک کہ سنہ ۱۲۰۲ یا سنہ ۱۷۹۲ء مین مکہ و مدینہ پر فتح پائی اور بہت علاقہ لے لیا اُسکے بعد بیٹا اُسکا سعود نام سنہ ۱۸۰۳ء مین حاکم ہوا اور باپ کے طریقہ پر کارروائی کی یہانتک کہ حسب الحکم سلطان محمود خان والی روم کے محمد علی پاشا مصر نے سنہ ۱۸۱۱ مین اُسپر فوج کشی کی اور شکست دی پھر وہ سنہ ۱۸۱۴ء مین مرگیا اسکی عمر ۶۸ برس کی تھی اُسکی جگہہ اُسکا بیٹا عبد اللہ نام قایم ہوا اُسکی لڑائی ابراہیم پاشا بن محمد علی پاشا سے سنہ ۱۸۱۶ مین ہوئی اور آخر کو مقید ہوکر اسلامبول بھیجا گیا وہان جاکر قید مین مرگیا اور یہہ فتنہ سنہ ۱۲۳۳ھ مطابق سنہ ۱۸۱۸ مین ختم ہوگیا۔

اصل اس مذہب کی یہہ ثابت ہوئی اور معلوم ہوا کہ سواے اطراف ملک نجد کے کسی دوسری جگہہ مذہب مذکور نے رواج نہین پایا اور دوسری کتب تاریخ بیروت سے جو تالیف علماے عیسوی کے ہین یہہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مذہب محمد بن عبد الوہاب کا حنبلی تہا جب سے سعود وغیرہ اور اُسکے مددگار رہنے لگے پھر کسی نے اسدن سے آج دن تک اس ملک مین خروج نہین کیا ہندوستان کے مسلمان ہمیشہ سے مذہب شیعی یا حنفی رکھتے ہین اُنکی راہ و رسم ملک نجد سے کسی تاریخ سے ثابت نہین ہوتی اور نہ کوئی شخص اُس ملک کا مرید یا شاگرد اِن لوگون کا ہے اور نہ کوئی کتاب اُسملک کی اس اقلیم مین رائج ہے لیکن ہم دیکھتے ہین کہ ایک شہر مین بعضے لوگ بعضونکو وہابی کہتے ہین اور ایک دوسرے کے رد مین کتابین بناتے ہین اسکے سبب مین جو غور کیا تو معلوم ہوا کہ یہہ فساد آپسکی عداوت سے ہے اسلئے کہ مذہب اسلام مین باوجودیکہ تہتر فرقے ہین حنبلی گنتی علماے اسلام نے اپنی کتابون مین لکھی ہین اُنمین کسی جگہہ کوئی فرقہ بنام وہابیہ نہین گنا۔ اُن کے سوا جو

ہندوستان میں انکو دشمنون نے وہابی مشہور کیا ہے وہ اس نام سے انکار
کرتے ہین اور کوئی تعلق اُنکا ملک نجد سے ثابت نہین ہوتا - پھر جو غور کیا گیا کہ وہ
کون مسایل ہین جن کے سبب سے ایک فرقہ کا نام بدعتی ہوا اور دوسرا وہابی کہلایا
تو معلوم ہوا کہ وہ چند مسئلے ہین - بعضے انمین متعلق عقاید ہین اور بعض متعلق عبادات
اُن مسایل مین کسی جگہ مسئلہ جہاد کا ذکر نہین ہے اور ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے تعداد اُن
مسئلون کی سات مسئلہ اپنی کتاب مین اور چودہ کتابین لکھی ہین - لیکن ان مسایل مین
اُن سے غلطی ہوئی ہے - چنانچہ کمیٹی جنبی سید احمد خان سی ایس آئی سے ظاہر ہے جو ترجمہ
ترجمہ انگریزی خاص مقام لندن مین طبع ہوئی ہے اور چودہ کتابون کا بھی غلط ہے اور
بعض ایسی کتابون کا نام لیا ہے جو کسی کے نزدیک مذہب وہابی کے نہین ہین جیسے
درمختار - پس جو لوگ قبر کو نہین پوجتے مردون کی نذر و نیاز نہین کرتے مولویون
اور درویشون کی رائے کی اطاعت نہین کرتے مجلس مولود نہین کرتے تعزیہ نہین
بناتے کسی مذہب خاص کے پابند نہین - چوری و دغابازی و رشوت خوری
و زناکاری و عہد شکنی وغیرہ افعال بد کو منع کرتے ہین اور چودہ بارہ سو برس سے چلا
آتا ہے کہ جس وقت سوائے اسلام کے کوئی نام مذہب کا جانتا نہ تھا اور وہ قرآن شریف
اور حدیث کی کتابون مین لکھا ہے - اور وہ کتابین ساٹھ ستر برس بلکہ اُس سے
پیشتر سے مدرسہ کر کلکتہ و دہلی و بمبئی و مصر وغیرہ مین طبع ہوئی ہین اور ہوتی ہین
اور ان کا منشا صرف قائم ہونا عبادات پر یعنی نماز و روزہ و حج وغیرہ فرائض ہے
اور بچنا ہر فساد کی بات سے اور اس قسم کی کتب و رسائل سینکڑون عدد عربی وغیرہ
زبانون مین سینکڑون برس سے تالیف ہوئی ہین نہ چودہ کتابین ہین نہ چالیس
انکو یہ بدعتی لوگ جو پابند کسی مذہب خاص کے ہین وہابی کہتے ہین - ایک شخص فضل رسول
نام شہر بدایون ملک ہند کا رہنے والا تھا سب سے پہلے وہابی نام اُس نے مسلمانان ہند کا رکھا

پھر اس نام کو عوام مین مشہور کر دیا جو لوگ فسادی تھے اُنہون نے حکام کے ذہن
مین بات ڈالدی کہ جو لوگ وہابی کہلاتے ہین وہ سرکار انگریزی کے دشمن
ہین سرکار نے جو غور فرمایا تو یہہ دریافت کیا کہ مطلق وہابی کے کہنے سے کوئی ہمارا
دشمن نہین سمجھا جاتا جب تک کوئی جرم بغاوت اُس سے صادر نہ ہو مگر یہہ بات مدت
دراز کے بعد سرکار نے سمجھی ورنہ ایک زمانے مین صرف کسی کے وہابی کہدینے
پر بھی مواخذہ ہو جاتا تہا اب وہ بات باقی نہ رہی سید احمد شاہ ساکن نصیر آباد بریلی
مین ایک شخص تھا جنہون نے بہت خلق کو نماز روزے پر قائم کیا اور گناہون اور
فساد کے کامون سے روکا اور پہر وہ ہندوستان سے چلے گئے - اطراف پنجاب مین
سکہون سے لڑے انکو فضل رسول بدایونی نے وہابی ٹھیرایا اور سرکار کا دشمن بتایا
حالانکہ وہ کلکتہ تک گئے تھے اور ہزارون مسلمان فوج انگریزی کے اُن کے مرید ہوئے
تھے مگر اُنہون نے کبھی یہہ ارادہ ساتھ سرکار انگریزی کے ظاہر نہ کیا اور نہ سرکار نے
اُن سے کچھہ تعرض فرمایا حالانکہ خاص کلکتہ سے سات سو آدمی اپنے ہمراہ لیکر حج کو گئے
اور مدت دراز تک ہزارون مریدون کو ہمراہ لیکر ہندوستان کے شہرون مین
وعظ و نصیحت کرتے رہے اسکی تصدیق کے واسطے تحریر سید احمد خان سی ایس آئی
کافی ہے جو اُنہون نے جواب مین ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے خاص لندن مین بعبارت اردو
و انگریزی طبع کرائی ہے اُسمین حال وہابیون کا اور حال سید احمد شاہ بریلوی کا اور مسئلہ
جہاد و ہجرت کا اور مسئلہ دار الحرب کا اور دار الاسلام ہونے ملک ہندوستان کا اور
ذکر اُن کتابون کا جنکو لوگ تصنیف وہابیون کی خیال کرتے ہین مفصل لکھا ہے اور انکا
لکھنا اسواسطے زیادہ معتبر ہے کہ یہہ بڑے معتمد گورنمنٹ عالیہ اور خیرخواہ سرکار انگریزی
کے ہین جنہون نے سید احمد شاہ بریلوی کو نہین دیکھا اور نہ اُن کا زمانہ پایا لوگون سے انکا حال سنا اور
کتاب سید احمد خان سی ایس آئی مطبوعہ مقام لندن سنہ ۱۸۷۲ء مین لکھا دیکھا ہے ۔

اسکے بعد سول و ملٹری گزٹ لاہور کے ایک آرٹیکل کا خلاصہ نقل کیا ہی جس مین سنہ ۱۸۵۷ء مین تمام علماء کا خیر خواہ گورنمنٹ رہنا مذکور ہے - اسکے بعد اخبار نیر ہویں صدی آگرہ سے ایک مضمون اس گروہ (خصوصاً جناب مولف) کے خیر خواہ گورنمنٹ ہونے کی شہادت مین نقل کیا اسکے بعد یہ بیان کیا ہی کہ کتب اسلامیہ مین مسئلہ جہاد ایسے طور پر بیان نہین ہوا اسکے پڑھنے سے گورنمنٹ سے بغاوت کا کسیکو خیال ہوسکے اور بیان کیا کہ ۱۸۵۷ء وغیرہ مین جو مفسدے ہوئے ہین وہ اس مسئلہ کے نتائج نہین ہین ان مفسدوں کو علم مسائل نتھا اسکے بعد فرمایا ہے معاذ اللہ تہمت وہابیت اور جہاد کھلا حدیث پر خواہ قدما ہون خواہ متاخرین محض خیال خام ہے کوئی دانشمند تجربہ کار معاملہ فہم ہرگز اس بات کو قبول نہین کرسکتا ہے کہ سوائے ان علماؤن کے جو علم کامل سے جاہل اور اور تحقیق صحیح سے عاطل ہین کوئی شخص بھی اہل علم و معرفت سے ایسا دعوی کرے کہ سرکار سے جہاد کرنا مذہب اسلام مین حالت موجودہ پر بالخصوص فرض ہے یا اس وقت مین شروط جہاد موجود ہین اور مجھہ کو تو خاص اس بحث مین قلم اٹھانے سے کچھہ غرض نتھی مگر چونکہ ایک کتاب مجموعہ خطب جسکا نام **موعظہ حسنہ** ہے جو بھوپال مین طبع ہوئی اور وہ کتاب ایسی تھی کہ اسمین خطب جمعہ سال تمام کے فی ماہ پنج خطبہ علماء سابقین مرحومین صدہا سال کے جمع تھے مثل **ابن الجوزی** و محمد ابن احمد یمنی وغیرہما اہل حدیث کے اسمین اتفاقاً ایک خطبہ مخدوم کا مولفہ مولوی محمد اسمعیل مرحوم کا بھی ایک کتاب مین بذیل خطب کسوف و خسوف و استسقا و نکاح وغیرہ حسب طریقہ دیگر مجموعات خطب مطبوعہ بلاد متفرقہ درج تھا اسپر یارون نے مجھکو وہابی کہدیا جس کا جواب دیباچہ کتاب **غربال** تاریخ بھوپال مین لکھا گیا ہے حالانکہ مین نے مولوی محمد اسمعیل کو نہین دیکھا اور نہ انکا زمانہ پایا اور نہ انکی کسی کتاب مین ذکر جہاد کا لکھا دیکھا اور نہ خاص اس خطبہ مین ذکر جہاد کا ساتھ گورنمنٹ کے ہے حرف

بیان فضیلت جہاد کا ہے جس طرح ساری کتب اسلامیہ مین لکہا ہے اسی طرح کے
خطب و کتب تاریخ سلاطین اسلام وغیرہ مین بہت لکہی ہین اور مجامع خطب مطبوعہ
بلاد متفرقہ مین بہی موجود ہین بلکہ آٹھ برس پہلے طبع مجموعۂ خطب مذکورہ سے میری کتاب
ہدایۃ السائل مین ایک فقرہ یہہ بہی تحریر کیا ہے کہ ہم پر نہ اتباع محمد بن عبدالوہاب نجدی کا
لازم ہے اور نہ اتباع محمد اسمعیل دہلوی کا حالانکہ اگر کوئی شخص مسلمان کسی عالم اسلام
کی کتاب سے کوئی مسئلہ رد شرک و بدعت و تقلید کا نقل کرے اور اسکے موافق عقیدہ
رکہے اور اسکو اپنا پیشوا بنالے تو یہ بات بہی کچہہ مضر کسی سلطنت و دولت کو اس وقت
تک نہین ہوسکتی ہے جبتک کہ بنیاد کسی فساد و بغاوت کی اسپر قائم نہو علماء ہر ملت
و مذہب ایک کتاب سے ہمیشہ نقل استفادہ و استدلال کیا کرتے ہین یہہ امر کوئی جرم
مذہبی یا قانونی نہین ہے مگر جب یہہ تہمت نسبت میرے بطور مخبری لگائی گئی تو
اُسوقت جس طرح ہر شخص کو اپنے خلاف منشاء امر پر غصہ و رنج ہوتا ہے مجہکو بہی اس
مخبری بے اصل و تہمت محض پر غصہ و رنج پیدا ہوا ناچار مینے اس فصل کو واسطے بیان
حال وہابیت کے تحریر کیا ہمکو وہابی کہنا ایسا ہے جیسا کوئی کسی کو گالی دے اور منسوب
کرنا ہمارا طرف اُن اشخاص کے جنکا نام بعض لوگون نے براہ عداوت مذہبی یا خانگی
وہابی رکہا ہے اور وہ لوگ بہی وہابی نہ تہے اور نہ اُنہون نے سرکار انگریزی سے کبہی
جہاد کیا اور نہ ہندوستان مین فتویٰ جہاد کا لکہا سراسر نا انصافی ہے مین باتفاق
راے سید احمد صاحب خان بہادر سی جو اُنہون نے جواب ڈاکٹر ہنٹر صاحب مین ظاہر کی
ہے اور کتاب نکتہ چینی مین لکہی ہے یہہ کہتا ہون کہ سید احمد شاہ بریلوی جن کا نام
فضل رسول بدایونی نے وہابی مشہور کیا تہا وہ اپنی ذات سے عالم مولوی نہ تہے
ایک درویش قوم سادات سے تہے شاہ عبدالعزیز دہلوی کے مریدون ہی کے
طریقہ پر چلتے تہے اور وہ اپنے باپ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے طریقہ پر تہے

اور خلق کو وعظ و نصیحت کرتے تھے انکی نصیحت سے ہزاروں جاہل ہندوستان
کے راہ راست پر آگئے - شاہ عبد العزیز اور انکے باپ کا زمانہ ہنگامہ ملک نجد سے
قریب یا اول تھا مگر اون کو کسی نے وہابی نہ کہا اور نہ اونہون نے ملک نجد کو دیکھا
اور نہ انکو طریقہ اہل نجد پر اطلاع حاصل ہوئی - اور نہ انہون نے کسی اپنی تصنیف مین
ذکر وہابیون کا لکھا بلکہ وہ نام و مذہب وہابی سے بھی آگاہ نہ تھے - اسیطرح جو تصنیف
سید احمد شاہ صاحب بریلوی اور انکے مریدون کی ہے اسمین کہین بھی ذکر وہابیون
کا نہین ہے اور نہ مسئلہ جہاد کا لکھا ہے ایک کتاب انکی **صراط مستقیم**
نام ہے جو کلکتہ مین اسی زمانہ مین طبع ہوئی تھی اور پھر دوبارہ اس زمانہ مین بھی
میرٹھ مین چھپی اسمین مسایل درویشی ہین دوسری کتاب **تقویۃ الایمان** مولفہ
مولوی اسمعیل دہلوی ہے اسمین ذکر رد شرک و بدعت کا ہے کہین وہابیون کا ذکر
مسئلہ جہاد کا پتہ بھی نہین - یہی حال کتاب راہ سنت اور ہدایۃ المومنین کا ہے
کہ اسمین بدعات اور تعزیہ کی برائی لکھی ہے - تعزیہ ایک ایسی چیز ہے کہ مذہب شیعہ
مین بھی بدعت ہے - گورنمنٹ اگر ساری کتابون کو جمع فرماکر ملاحظہ کریگی تو کسی کتاب
مین ان کتب سے مسئلہ جہاد کا یا بغاوت کا سرکار انگلشیہ سے یا فساد سکھانے کی کوئی
بات نہ پاویگی - سید احمد خان بہادر سی ایس آئی سے اس مقام پر یہ بھول ہوئی
ہے کہ اونہون نے لقب وہابی کا حق مین سید احمد شاہ اور انکے مریدون اور شاگردون
کے روا رکھا اور یہہ بھی لکھا کہ ہر فرقہ حنفی مذہب وغیرہ مین بھی وہابی ہوتے ہین
مگر یہہ لوگ معتقد جہاد کے ساتھ سرکار انگریزی کے نہین ہین اور آخر فقرہ انکا یہ ہے
کہ ہم اسوقت بہت سے آدمیون کا نشان دے سکتے ہین جو سرکار انگریزی کے ملازم
ہین اور ملازم بھی ایسے کہ انسے زیادہ خیرخواہ سرکار کا اور معتمد کوئی نہین با اینہمہ وہ
اپنے تئین کھلے خزانہ بے تامل وہابی کہتے ہین اور اس کہنے پر انکو ایک طرح کا ناز ہے

مراد اس عبارت سے خود سید احمد خان بہادر ہیں کہ وہ اپنی جان کو وہابی قرار دیتے ہیں
مگر ہمارے نزدیک تحقیق یہ ہے کہ سارے جہان کے مسلمان دو طرح پر ہیں۔ ایک خالص
اہلسنت وجماعت جنکو اہلحدیث بھی کہتے ہیں دوسرے مقلد مذہب خاص جو چار گروہ
ہیں حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ جو شخص ملک نجد میں پیدا ہوا اور جسکی رائے پر محمد بن
سعود نجدی نے بوہروں اور عرب کے مسلمانوں اور بدوؤں سے لڑائی کی وہ شخص حنبلی
مذہب تہا۔ یہہ بات کتب تواریخ عیسائی و اہل اسلام دونوں سے ثابت ہے پہر اہلحدیث
کسطرح وہابی ہو سکتے ہیں"۔

اسکے بعد جناب مولف نے بڑی بسط وتفصیل کے ساتہہ چند باتیں بیان کی ہیں
جنکا خلاصہ ہم اس مقام میں نقل کرتے ہیں اصل عبارت بخوف التطویل تعرض نہیں
کرتے +

(۱) لفظ وہابی ہر شہر وملک میں جداگانہ معنی میں مستعمل ہے۔
(۲) سرکاری محاورہ میں وہابی بمعنی باغی وجہادی استعمال کیا گیا ہے جسکی غلطی کی
سید احمد خان بہادر نے سرکار کو جتا دی ہے۔
(۳) جہاد کا مسئلہ اہل اسلام کے ہر فرقہ مذہب (شیعہ سنی حنفی اہلحدیث) کی
کتابوں میں موجود ہے مگر وہ ایسی شرائط پر موقوف ہیں کہ ان کا وجود سیکڑوں
سال سے معدوم ہے وبناء علیہ وہ مسئلہ گورنمنٹ انگلشیہ سے متعلق نہیں ہوسکتا
(۴) ان ہی شروط کے لحاظ سے امیر تیمور کی لڑائیاں جہاد متصور نہیں ہوئیں
(۵) اسیوجہ محمد بن سعود نجدی وہابی کی لڑائی بہی علماء حرمین کے نزدیک جہاد
متصور نہیں ہوئی مفسد وباغی ہر قوم میں ہوتے ہیں دیکہو سرحدی اقوام
(جو وہابیوں کے بہی سخت دشمن ہیں) سرکار سے ہمیشہ فساد بپا رکہتے ہیں۔
(۶) اسی وجہ سے زمانہ غدر کا جنگ شرعی جہاد نہیں سمجہا گیا۔

(۷) زمانہ غدر مین جہاد کے فتوے پر علماؤن کی مہرین جبراً کرائی گئی ہین۔

(۸) اہلحدیث نے کبھی کسی کے مذہب مین دست اندازی وجبر نہین کیا اور نہ کسی سے مذہب پر لڑے ہین۔

(۹) ان کے مخالفون کا حال اسکے برعکس ہے۔ پھر وہ برطبق مثل اولٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" انہین کو مجرم بناتے ہین

(۱۰) اسکی تائید مین فارسی عبدالرحمن پانی پتی کی رسالہ کشف الحجاب کے عبارت

(۱۱) اخبار لزرالانوار کا وہابیون کی تعداد اسی لاکھ بتانا غلط ہے

(۱۲) رؤسا اسلامی ہندوستانی ریاستون کا وہابی ہونا زمانہ غدر مین ثابت ہوگیا۔

(۱۳) ریاست بھوپال کا خیرخواہ گورنمنٹ ہونا اور وقتاً فوقتاً خدمت ومعاونت کرنا اور اسپر عزت پانا۔

(۱۴) اہلحدیث کا عقیدہ جسمین سے انکا خیرخواہ ملک وگورنمنٹ ہونا ثابت ہے۔

(۱۵) مولف کے والد ماجد (مولانا ابوالحسن قنوجی) کا ۱۲۳۷ھ مین وہابی ہونیسے انکاری ہونا۔

(۱۶) کوئی اہلحدیث ہندوستانی وہابی نہین کہلاتا جیسے شیعہ شیعہ کہلاتا ہے حنفی حنفی۔

(۱۷) بعض مسائل مین اہلحدیث ہندوستان کا وہابیہ نجد سے اتفاق واشتراک ایسا ہے جیسا کہ بعض مسائل مین ہندوؤن اور عیسائیون کو بھی انسے اشتراک حاصل ہے

(۱۸) اہلحدیث ہندوستان کا وہابیہ نجد سے مسئلہ قتل وتکفیر مخالفین مذہب مین مخالف ہونا۔

(۱۹) جو اہلحدیث ہوگا وہ کبھی گورنمنٹ کا مخالف وباغی نہ ہوگا۔

ان سب باتون کے بعد سول و ملٹری گزٹ لاہور مین ایک مضمون نقل کیا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے اہلحدیث ہندوستان وہابی و باغی و بدخواہ گورنمنٹ نہین ہین اور نہ وہابی کہلانے کے مستحق ہین - اخیر رسالہ مین ایک خاتمہ لگایا ہے جسمین بشہادت احادیث صحیحہ یہہ بیان کیا ہے کہ فتنہ و فساد کے زمانہ مین مسلمانون کو اپنی تلوارین توڑ کر اپنے گہرون کا ٹاٹ بن جانے (یعنی خانہ نشین ہو جانے) یا جنگلون اور پہاڑون مین عزلت و خلوت نشینی اختیار کرنیکا حکم ہے - اس فساد مین شریک ہونیکی ہرگز اجازت نہین ہے - یہہ اس کتاب کا خلاصہ مطالب ہے اب سپر اڈیٹر اپنی راے ظاہر کرتا ہے -

## راۓ اڈیٹر

یہہ کتاب سچے مسلمانان پیروان احکام اسلام کے لئے (جو حکام و رعایا کی واجبی حقوق کی رعایت کو جزو اسلام سمجھتے ہین) بشیر ہے - اور نا واقف مسلمانون کے لئے (جو بعض اوقات چند اوباش خلائق کو مخالفین مذہب سے لڑتے ہوئے دیکہہ کر اسکو جہاد شرعی سمجھکر بخیال شہادت اسمین شریک ہو جاتے ہین) ایک واعظ و نذیر ہے - اور گورنمنٹ انگلشیہ کے لئے ایک دیانت دار و صدق شعار مشیر پولیٹیکل و زیر ہے - اور مختلف فرق اہل اسلام کے باہمی اتفاق و اتحاد کے لئے اکسیر ہے -

**فریق** اول کو تو وہ صاف بشارت دیتی ہے کہ جو تمہیں مسئلہ جہاد اور اطاعت سلطنت کی بابت مین انکا عقیدہ ہے خدا و رسول اور قرآن و حدیث کا وہی حکم و فیصلہ ہے وہ اپنے اس اعتقاد پر قائم و مستحکم رہین اور سلطنت کی اطاعت و عدم بغاوت کو اپنی ایمان و اسلام کا جز سمجھتے رہین -

**فریق** دوم کو وہ یہہ سکہاتی ہے کہ اکثر ملکی لڑائیان جنکو وہ جہاد سمجھتے ہین اور وقتاً فوقتاً خلاف وہ شریک ہو جاتے ہین جہاد نہین فساد ہین شرع محمدی کی مطرف سے انہین شریک ہونیکی

اجازت نہین بلکہ ایسے موقعون پر تلوارین توڑ کر خانہ نشینی عزلت گزینی کا صاف حکم

احکام ۵

گورنمنٹ انگلشیہ کو (جو فریق سوم ہے) وہ یہہ بتاتی ہے کہ انکی رعایا
سے کروڑہا مسلمان عموماً اور لکہوکہا اہلحدیث خصوصاً انکے سچے وفادار و پورے اطاعت
شعار رعایا ہین اور یہہ مشورہ دیتی ہی کہ گورنمنٹ انکو قوت بازوا و سر پیچ سلطنت خیال کرکے
اور اس خیال سے انکو اسی نظر عطوفت و رنگا رنگت سے دیکھے جس سے ہر ایک سلطنت اپنے
ہم مذہب رعایا کو دیکھتی ہے اور اس باب مین اُن خیرخواہان سلطنت (مگر ناواقف)
انگریزون کی (جنکا یہہ مقولہ ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ کی بغاوت عموماً مسلمانون یا
خصوصاً وہابیون کا مذہبی فرض ہے) ہرگز نہ سُنے اور یہہ خیال کرے کہ ان انگریزونکو
بلحاظ علم و واقفیت مذہب اسلام سے کیا تعلق ہے اور جو لوگ اُن کے برخلاف گورنمنٹ
کو یہہ بتاتے ہین کہ سلطنت کی بغاوت (خواہ وہ کسی مذہب پر ہو) مسلمانون کی
مذہب مین حرام اور سخت گناہ ہے۔ مذہب اسلام سے کیا نسبت ہے۔ اور اُن کے قول کو
عام اہل اسلام مین کیسی وقعت ہے۔

یہہ بات تسلیم کیجاتی اور ضرب المثل ہو رہی ہے صَاحِبُ الْبَيْتِ أَدْرَى بِمَا فِيهِ
یعنی گہر والا اُس چیز کو خوب جانتا ہے جو اُس گہر مین ہوتی ہے۔ یہہ واقفیت اس شخص کو
نہین ہوتی جو کسی کے گہر مین چوری یا اجازت سے تہوڑی دیر کے لئے آ گہستا ہے اور یہہ
امر بہی لائق تسلیم ہے کہ یہہ کتاب جس پر یہہ ریویو لکہا جا رہا ہے اس شخص کی تصنیف ہے
جسکو مسایل مذہب اسلام سے نہ صرف معمولی واقفیت بلکہ رتبہ اجتہاد و مجددیت حاصل ہے
اور اہل اسلام مین نہ صرف شہرت و مداخلت بلکہ کمال اعتبار و قبولیت میسر ہے اسلئے
اسکا قول گویا لاکہون اہل اسلام کا قول ہے۔

اور یہہ امر بہی مخفی نہین ہے کہ یہہ مضامین نہ صرف آجکل پرایویٹ طور پر
خاص لوگون مین دائر ہین بلکہ ایک مدت سے اس کتاب کے مولف والاشان اور اُن کے

تصحیح غلطی کا بیہہ درازان مطبع نے صفحہ ۶۶ پہ بین مضمون مجدد کا اخیر جو دوسرا مضمون سری مربیکا کے



شامل نگیا اسلام کے اعتبار ان مسائل کو اپنی کتابون مین چہاپتے اور لیتا ہون اور زبانی کے ذریعہ سے تعلیم کرتے مین مشتہر کرتے ہین جسمین تدریج و تصریح کا گمان و احتمال کسیطرح نہین ان امور کیطرف توجہ خیال کرنے سے (امید ہے) گورنمنٹ کو کامل یقین ہوگا کہ ان ناواقف انگریزون کے خیالات مسلمانون کی نسبت غلط ہین اور یہہ قوم گورنمنٹ کی ایسی خیرخواہ رعایا ہے جیسیکہ اور اقوام رعایا ہنود و عیسائی وغیرہ ہین اور اس امر کا یقین کرنا اور اس یقین کا رعایا پر اظہار کرنا نہ صرف رعایا کے لئے موجب امن و سعودمندی ہے بلکہ گورنمنٹ کا فایدہ اس سے چند در چند ہے۔ اور اس کے برخلاف لکو کہ رعایا پر مخالفت کا گمان (جیسا کہ بعض افسران گورنمنٹ کرتے رہے ہین) پایا جاتا ہے باہمی وحشت و بیگانگی کا موجب ہے اور پولیٹکل اصول کی بالکل مخالف ہے کیا اچہا کسی نے کہا ہے بیت بچشم بے گناہان وحشت آمیز * وحشت آمیزان ازیشان وحشت انگیز

عام مسلمانون (فریق چہارم) کو وہ یہہ ہدایت کرتی ہے کہ مسلمان سب گروہ و اشخاص آپسمین ایک ہین۔ انکا خدا ایک رسول ایک کتاب سماوی ایک اصول ایک پہر وہ بیہودہ اختلاف کے سبب آپسمین کیون لڑتے اور ایک دوسرے پر ناحق تہمتین اور حکام وقت کے پاس جہوٹی مخبریان کرتے ہین وہ سب آپسمین ایک ہو جائین اور اتفاق و اتحاد کے ذریعہ سے حسن معاشرت و شایستگی ہم اوقات بسر کرین ان نتایج و فواید کی قدر شناسی چارون فریق مذکورہ بحسب تفصیل ذیل ہونی چاہیئے۔

تینون فریق رعایا اہل اسلام اس کتاب کو خرید کر فریق اول کو اپنے پاس بمنزلہ پمفلٹ رکہے فریق دوم و چہارم اسکو اپنا رہنما و دستور العمل قرار دین گورنمنٹ اس کو مشیر و وزیر کا کام دے اسکا انگریزی مین ترجمہ کرا کر قالب طبع مین لاکر اسکی ایک ایک کاپی تمام پولیٹکل افسران و حکام صوبجات و پولیس ممالک ہند مین تقسیم کیجے۔ اور یہہ ہدایت کردیجے کہ جابجا ان کو رنمنٹ عموماً اہل اسلام اور خصوصاً اہل حدیث کو اس کتاب کی شہادت سے اس سلطنت کے سچے وفادار اور بدرجی اطاعت

کے صفحہ ۲۰ ترجمہ مضمون [illegible] کے بعد [illegible] نمبر صفحہ [illegible] کے بعد لگانا چاہیے تہا ناظرین اس جزو کو وہان سے جدا کرکے یہان لگالین اور نمبر صفحات بہی [illegible] درست کرلین۔

یہ پرچہ نمبر پولیٹیکل اشارات۔ مسلمان ایڈیٹروں کے خیالات علماء اسلام کے مناظرات۔ عام اہل
اسلام کے حالات اور متعدد اخباروں (مشیر قیصر مظہر العجائب اکمل الاخبار نور الانوار
طوطی ہند کشف الاخبار کوہ نور وغیرہ) کے بعض مضامین کے جوابات پر
مشتمل ہیں۔ لہٰذا یہ گورنمنٹ ایڈیٹرز۔ علماء و عام اہل اسلام
سبھی کی توجہ کے لائق ہیں

# اشاعۃ السنۃ النبویہ

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ

نمبر ہشتم و نہم — جلد ششم

معہ

## ضمیمہ ہند مقلدین اہل السنۃ

بابت ماہ شوال و ذیقعدہ ۱۳۰۰ھ مطابق اگست و ستمبر ۱۸۸۳ء عیسوی

## شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ و ضمیمہ

| درجات و ترتیب قیمت: درجہ | درجات و ترتیب قیمت: ترتیب | تفصیل خریداران بشرح مراتب | قیمت سالانہ: بابت رسالہ | قیمت سالانہ: بابت ضمیمہ |
|---|---|---|---|---|
| (۱) | اخص قیمت | اسلامی ریاستوں کے نواب اور رئیس | [illegible] | [illegible] |
| (۲) | خاص قیمت | گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ عام اغنیاء و اکابر ہندوستانیہ | [illegible] | [illegible] |
| (۳) | عام قیمت | متوسط الحال وسعت | [illegible] | [illegible] |
| (۴) | رعایتی قیمت | کم وسعت جو دس روپیہ ماہوار سے زیادہ آمدنی نہ رکھتے ہوں در سالانہ پیشگی داخل کریں | [illegible] | ۱۲ر |
| (۵) | لاقیمتی قیمت | جو دس روپیہ ماہوار کی آمدنی نہ رکھتے ہوں مگر علت کی اعانت و اشاعت کریں | ثواب آخرت | دعاء خیر |

(۲) یہ رسالہ اور ضمیمہ دو ماہواری ہیں (۳) ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہیں ہوتا (۴) خط و کتابت و ادائے زر قیمت
بنام اطلاع مہتمم کے پورے نام و خطاب و حسب نشان ... ہونا چاہیے (۵) ارسال زر ...
سبیل ... ابوسعید محمد حسین لاہوری مہتمم اشاعۃ السنۃ بٹالہ

مطبع چشمہ نور امرتسر میں چھپا